سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 9۔جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 2۔جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 3

185

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9۔ جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019

ایک وزیر مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019 پیش کریں گے۔

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ، 9۔جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 2۔جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 32 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿13﴾

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿14﴾ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿15﴾ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ﴿16﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿17﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ

مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿18﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا

وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿19﴾

سورۃ الانفِطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکارؐ کے پہلو میں دو یار نظر آئے
میری ہے دعا یارو کہ سرکارؐ کے روضے پر
اللہ کرے میرا ہر یار نظر آئے

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات و نارکوٹکس کنٹرول اور قانون و پارلیمانی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! .On his behalf

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 14 ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! kindly صرف ایک منٹ hold فرمائیں۔ چودھری ظہیر الدین سے request ہے کہ پریس والے بائیکاٹ کر گئے ہیں تو ان کو منا لیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انفارمیشن منسٹر کو بھیجیں۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں اس میں دو تین چیزیں clear کر دوں کہ ابھی میں باہر ان سے excuse کر کے آیا ہوں۔ کل قاضی حسین احمد کی یاد میں ایک پروگرام تھا۔ قاضی صاحب کی بیٹی اور بیٹے نے special request پر مجھے بلایا ہوا تھا۔ قاضی صاحب سے ایک تعلق رہا ہے اور nineties کے دوران جو دو تین تحاریک چلیں تو اس میں، میں اور قاضی صاحب اکٹھے فسطائیت کے خلاف ماریں کھاتے رہے۔

جناب چیئرمین! میں نے وہاں پر ایک بے ساختہ قسم کی تقریر کی اور تقریر کے دوران روتے ہوئے آنسو نکل رہے تھے۔ مجھے تقریر کے دوران ایک چٹ آئی کہ میری مسز کو hypertension کا دورہ پڑا ہے اور وہ severe حالت میں بے ہوش ہیں اور ان کو سروسز ہسپتال

لے جایا جارہا ہے تو آپ جلدی سے گھر پہنچیں۔ خیر میں نے اپنی تقریر ختم کی اور تقریر کے بعد صحافی نے موقع کی مناسبت کو نہیں دیکھا،اس نے کہا کہ جس قاضی حسین احمد کے حوالے سے آپ نے یہ باتیں کی ہیں اس قاضی حسین احمد کے امیر نے آپ کے جناب عمران خان کے حوالے سے یہ باتیں کی ہیں تو آپ کیا کہتے ہیں؟اب وہ موقع مناسب نہیں تھا دائیں سائیڈ پر ان کی بیٹی اور بائیں سائیڈ پر ان کا بیٹا کھڑا ہے اور ان کی عزت اور احترام کے اندر ایک پروگرام ہورہا ہے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ تھوڑا سا سوال موقع مناسبت کے حوالے سے negative تھا۔

جناب چیئرمین !دوسرا مجھے مسز کے حوالے سے پیغام آیا ہوا تھا کہ وہ severe حالت میں ہیں تو میں نے ان کو کہا کہ یار سوال پوچھتے ہوئے تھوڑا سا دید لحاظ کرنا چاہئے اورآپ ہر موقع پر politician کو پھنسانے کی یا اس کو letdown کرنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ اس کے بعد میں جلدی سے نکل گیا کیونکہ میں سوال جواب نہیں کرسکا۔

جناب چیئرمین !میں نے فوراً سروسز ہسپتال پہنچنا تھا اور تقریباً ساڑھے چار سے پانچ بجے تک سروسز ہسپتال کے ایم ایس کے ساتھ تھا اور ایمرجنسی کا سارا عملہ گواہ ہے۔ میں جلدی سے وہاں سے نکل گیا اور سوال وجواب نہیں کرسکا۔ اس پر صحافی حضرات نے feel کیا اور سارا دن ٹی وی چینل پر چلتا رہا اور میرے پاس family issue کی وجہ سے ٹائم نہیں تھا۔ ابھی بھی میری مسز کی حالت severe ہے۔

جناب چیئرمین! میں ابھی باہر سے آیا ہوں تو باہر آکر میں نے تمام صحافی برادری سے معذرت کی ہے۔میں نے کہا کہ اگر آپ کو یہ چیز feel ہوئی ہے despite all this وہ موقع کی مناسبت کے حوالے سے دونوں طرف سے ایک چیز ایسی بنی تھی تو میں نے ان سے sorry کیا ہے لیکن ابھی وہ چلے گئے ہیں تو میں اور چودھری ظہیرالدین جاکر ان سے بات کرلیتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ آپ صحافی حضرات کو راضی کرکے واپس لے آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انفارمیشن منسٹر نے وضاحت دی ہے اس حوالے سے ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مسز کو صحت کاملہ عطا فرمائے لیکن اس کے بعد جو کل واقعہ ہوا، انفارمیشن منسٹر جناب فیاض الحسن چوہان کی ویسے تو عادت ہے جس لہجہ اور جن الفاظ کے ساتھ بولتے ہیں یہ نہ صرف سیاسی مخالفین کو بلکہ ان کی زبان سے صحافت جو ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وہ apologize کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اب ان کی زبان سے صحافت بھی محفوظ نہیں رہی۔ اس کا اظہار ہے کہ آج ہماری پریس گیلری یہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ سیاسی مخالفین تو کسی حد تک برداشت کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بھی بعض باتیں اس پیرائے میں کرتے ہیں کہ ہم بھی سیاسی لوگ ہیں، ہم بھی زبان رکھتے ہیں اور اگر ہم بھی چاہیں تو ان سے بڑھ کر اس طرح کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن کل جب وہ سارے میڈیا نے دکھایا ہے جس طرح سے انہوں نے بدزبانی اور تضحیک آمیز الفاظ صحافیوں کے بارے میں کہے ہیں تو اپوزیشن سمجھتی ہے کہ یہ مناسب روّیہ نہیں تھا اور ہم پریس گیلری کے صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ صحافی حضرات کا گلہ شکوہ تو ایک حوالے سے بنتا ہے پھر میری جو clarification ہوئی اس کے بعد فیصلہ کرنے والے کریں گے۔

چیئرمین! میں حیران ہوں کہ راناثناءاللہ خان کی زبان رکھنے والی پارٹی، مشاہد اللہ کی زبان رکھنے والی پارٹی، حنیف ایفی ڈرین کی زبان رکھنے والی پارٹی، چودھری طلال کی زبان رکھنے والی پارٹی اور چودھری دانیال کی زبان رکھنے والی پارٹی وہ کس منہ کے ساتھ یہاں پر درس دے رہے ہیں اور یہاں پر اخلاقیات کی بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین !اللہ پاک کا کرم ہے کہ پچھلے چار مہینوں کے اندر یہاں پر رانا ثناءاللہ خان کی طرح ہم نے کسی اپوزیشن کی ماں، بہن، بیٹی اور اس کے گھر کے اندر نعوذ باللہ اور معاذاللہ جھانکا نہیں ہے۔ ہم نے کسی کے گھر کے حوالے سے بات نہیں کی۔ یہ دس سال اپنے اپوزیشن لیڈر کے گھریلو معاملات کے اندر اور ان کی خواتین پر جس طریقے سے اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر فقرے کستے رہے ان کو شرم آنی چاہئے اور جناب سمیع اللہ خان میرے بھائی ہیں ان کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے تھا کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں؟باقی جو صحافیوں نے کیا۔۔۔

MR CHAIRMAN: Let us focus to the Press.

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین !باقی جو صحافیوں نے کیا ہم جا کر ان کو منالیں گے۔

جناب چیئرمین: اب ہم سوال کی طرف چلتے ہیں۔

ملک ندیم عباس: جناب چیئرمین !میاں محمد شہباز شریف جن کے بارے میں کہتے تھے کہ ہم نے ان کو سڑکوں پر گھسیٹنا ہے۔ ہم نے فیصل آباد، لاہور اور کراچی کی سڑکوں پر گھسیٹنا ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ بائیکاٹ کر کے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون !میڈیا کے پاس تو چودھری ظہیرالدین چلے گئے ہیں۔ اب اپوزیشن کو منانے کے لئے منسٹر حافظ عامر یاسر اور منسٹر سردار حسنین بہادر چلے جائیں۔ جی، اپوزیشن موجود نہیں ہے تو سوالات بھی mostly اپوزیشن ممبران کے ہی ہیں تو in the mean time

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان بطور کنوینر سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بطور کنونیئر سپیشل کمیٹی نمبر 1

The Punjab Domestic Workers Bill 2018 (Bill No. 30 of 2018)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

تعزیت

پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کی وفات پر دعائے مغفرت

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئرمین! چند دن پہلے ڈیرہ غازیخان میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، پی ٹی آئی کے راہنما جناب راشد بخاری کو گولی مار دی گئی اور وہ چند دن بیمار رہنے کے بعد اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ میری خواہش ہے کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھوا دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی راہنما جناب راشد بخاری کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان تحریک التوائے کار کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 190 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! میں بطور کنوینر یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کل صوبہ بھر میں مویشیوں کی چوریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہمارے علاقوں میں غریب لوگ دن کو اپنا زمیندارہ کرتے ہیں اور رات کو جانوروں کی حفاظت کے لئے ان کے پاس سوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہو گی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو جانوروں کی نقل مکانی کو غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک روک دیا جائے تو چوری میں کافی حد تک بہتری آ جائے گی۔ ابھی کل ہی 86 چک خانیوال میں ساڑھے آٹھ بجے رات کو ایک چوری ہوئی ہے چور گن پوائنٹ پر زمیندار کے سامنے اس کی بھینس کو ٹیکہ لگا کر نیم بے ہوشی کے عالم میں لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ بہتر سمجھیں تو جانوروں کی نقل مکانی پر غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک پابندی لگا دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! مجھے نہیں معلوم کہ رولز آف بزنس میں یہ allowed ہے یا نہیں لیکن میں ایوان کی توجہ public interest کے ایک اہم issue کی طرف دلانا چاہوں گی۔ ہماری حکومت نے ایل پی جی کی فی کلو قیمت 113 روپے مقرر کی ہے لیکن اس کی 170 اور 200 روپے فی کلو تک بلیک مارکیٹنگ ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے request کروں گی کہ اس پر توجہ دیں اور جو بلیک مارکیٹنگ کر رہے ہیں اور جو منافع خوری کر رہے ہیں ذرا ان کے خلاف بھی crack down کیا جائے۔ بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مہندر پال سنگھ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سکھوں کو ہیلمٹ پہننے سے استثنیٰ کا مطالبہ

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے ایک مطالبہ کرنا چاہوں گا کہ پوری دنیا میں سکھ برادری کو پگڑی کے اوپر ہیلمٹ کی چھوٹ ملی ہوئی ہے چونکہ پگڑی کے اوپر ہیلمٹ نہیں پہنا جا سکتا اور پگڑی ہیلمٹ کا کام بھی کر لیتی ہے۔ ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی میں بھی اس کی قرارداد منظور ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود پرسوں رات اسلام آباد میں ایک سکھ کو اس لئے پٹرول نہیں دیا گیا کہ آپ کے پاس ہیلمٹ نہیں ہے اور سکھ ہونے کی وجہ سے اس پٹرول پمپ پر اس کا مذاق بھی اڑایا گیا اور اس کے ساتھ بدتمیزی بھی کی گئی۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر سخت ایکشن لیا جائے اور ایک پبلک message کیا جائے کہ سکھوں کی پگڑی پر ہیلمٹ کی چھوٹ ہے اس لئے ٹریفک وارڈن انہیں نہ روکیں اور پٹرول کا مسئلہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میرے خیال میں معزز ممبر جناب مہندر پال سنگھ جو بات کر رہے ہیں ان کا point of view تو بالکل صحیح ہے لیکن میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہیلمٹ پہننے کی وجہ سے ہسپتالوں میں جو 30 فیصد head injuries آتی تھیں ان میں کمی پائی گئی ہے۔ سب سے اہم بات سمجھنے کی یہ ہے کہ head injury اور چہرے پر maxillary area ہوتا ہے اور life threatening injuries سے بچاؤ کے لئے ہیلمٹ پہننا compulsory ہوتا ہے چونکہ ہمارے لئے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جان بچائی جائے۔

جناب چیئرمین! میں یہ استدعا کروں گی کہ ہم لوگ بیٹھ کر اس میں کوئی اس طرح کا سسٹم بنائیں چونکہ Life is more important than inheritance اور کوئی بھی مذہب ہر چیز پر زندگی کو ترجیح دیتا ہے چاہے اس میں آپ کا مذہب ہو یا میرا مذہب ہو لیکن زندگی کی ترجیح سب سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں استدعا کروں گی کہ بجائے یہ سوچنے کہ Is it discrimination against the Sikhs? It is not discrimination انڈیا میں آپ لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے وہاں بھی People wear helmets. وہ ہیلمٹ پہن کر جاتے ہیں اور ہیلمٹ پہنانے کا مقصد یہی ہے کہ آپ کو life threatening injuries سے بچایا جائے۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن میں گزارش کروں گا کہ یہ پگڑی ٹوپی نہیں ہے کہ اس کو ٹوپی کی طرح اتار کر ہیلمٹ پہن لیا جائے یا عمامہ کی طرح اتار کر ہیلمٹ پہنا جائے اور بعد میں جب موٹر سائیکل چلانی بند کر دی ہے تو پھر ہیلمٹ اتار کر ٹوپی کی طرح پگڑی سر پر رکھ لیں۔ پگڑی باقاعدہ باندھی جاتی ہے کسی کو باندھنے میں پندرہ منٹ لگتے ہیں کسی کو آدھ گھنٹہ لگتا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں پر بھی سکھوں کے ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں اس پگڑی کی وجہ سے بھی head injury سے بچے ہیں چونکہ یہ ٹائٹ ہوتی ہے اور بندھی ہوتی ہے لہٰذا جب پوری دنیا میں ہمیں ایک چھوٹ ملی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف سکھوں کی بات کر رہا ہوں کہ پوری دنیا میں سکھوں کو ہیلمٹ کی چھوٹ ملی ہوئی ہے اس لئے پاکستان میں بھی سکھوں کو یہ سہولت دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ بھی ہے کہ انڈیا میں جو لوگ ہیلمٹ پہنتے ہیں وہ پگڑیاں نہیں باندھتے یا ان کے بال کٹے ہوئے ہیں لیکن جو لوگ پگڑیاں پہنتے ہیں ان کو ہیلمٹ پر انڈیا میں بھی چھوٹ ہے اور ویسٹ میں بھی چھوٹ ہے۔ یہ خیبر پختونخوا اسمبلی میں بھی قرارداد پاس ہو چکی ہے لہٰذا ہمیں اس کی چھوٹ ملنی چاہئے اور اس بارے میں لوگوں کو awareness ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین کو پریس والے دوستوں کے پاس بھیجا تھا ان کی بات سن لی جائے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ صحافی بھائیوں کے ساتھ تفصیل سے بات ہوئی ہے کچھ باتوں سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اب معاملہ ختم ہو گیا ہے اور وہ تشریف لائیں گے۔ اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو منسٹر صاحب اس بارے میں فرما دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں جانے سے پہلے آپ کے سامنے ساری پوزیشن clear کر چکا ہوں میں ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے کسی لفظ سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ کا بہت اچھا اقدام ہے اور میں اسے endorse کرتا ہوں۔ پریس والے آجائیں تو ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بڑے ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں چونکہ ضلع میانوالی خیبر پختونخوا کے بارڈر پر واقع ہے اس لئے وہاں ڈرگ سمگلنگ بڑی آسانی سے ہوتی ہے لیکن وہاں سب سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ پولیس اپنے figures پورا کرنے کے لئے نشے کے عادی لوگوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے اور ان پر 9B اور 9C کے پرچے درج کراتی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ان لوگوں کا تو علاج ہونا چاہئے نہ کہ ان کے خلاف پرچے دے کر انہیں جیل بھیج دیا جائے جبکہ ان کا قصور بھی نہیں ہوتا۔ یہ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ منشیات کے خلاف بالکل crackdown ہونا چاہئے اور منشیات فروخت کرنے والے جو اصل لوگ ہیں انہیں کیفر کردار تک ضرور پہنچانا چاہئے لیکن جو مظلوم ہیں ان کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے۔

جناب چیئرمین !میں ان کو مظلوم اس لئے کہوں گا کہ جو نشے کا عادی ہو جاتا ہے وہ اپنی فیملی سے کٹ جاتا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس حوالے سے خاص طور پر direction جاری کی جائے، صرف figures پورے نہ کئے جائیں بلکہ جو اصل culprits ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سردار حسنین بہادر! آپ اپوزیشن کو ایوان میں واپس لانے کے لئے تشریف لے گئے تھے تو اس بارے میں بتادیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! آپ کے حکم پر میں، وزیر کانکنی ومعدنیات حافظ عمار یاسر اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری ایوان سے باہر گئے اور ہم نے اپوزیشن کے ساتھیوں سے بات کی ہے۔ان کا احتجاج ہمارے پریس کے ساتھیوں کے ساتھ منسلک تھا۔اپوزیشن کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ابھی ہاؤس میں تشریف لے آئیں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے۔جناب سمیع اللہ چودھری! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین نے صحافی حضرات سے بائیکاٹ ختم کرنے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ صحافی حضرات کی دل آزاری پر جناب فیاض الحسن چوہان معذرت کریں گے۔اس وعدہ کے مطابق وزیر اطلاعات نے معذرت کرلی ہے لہٰذا اب احتجاج یا بائیکاٹ کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں اور معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین: میں صحافی بھائیوں کو بائیکاٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس آنے پر welcome کرتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے، میں اس کو challenge کرتا ہوں اور میں دوبارہ کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر جناب طاہر پرویز خود گنتی کر لیں تاکہ ان کی تسلّی ہو جائے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! ان کا قصور نہیں کیونکہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور ان کے معزز ممبران کی گنتی بندے گننے کے حوالے سے کمزور ہے البتہ نوٹ گننے میں ان کی گنتی بہت تیز ہے۔ یہ نوٹ بڑی تیزی سے گنتے ہیں۔ یہ ڈالر، یورو اور پاؤنڈز کو بہت تیزی سے گنتے ہیں لیکن بندے گننے میں یہ بہت کمزور ہیں۔ ہمارا کورم پورا ہے، ایوان میں کورم پورا ہے۔ اس پر میاں طاہر پرویز کو تو شرم کے مارے ہاؤس سے باہر چلے جانا چاہئے تھا لیکن وہ باہر جانے کی بجائے ڈھٹائی دکھاتے ہوئے دوبارہ کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ معزز ممبر جناب طاہر پرویز نے دوبارہ کورم point out کر دیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! کل پرائیویٹ ممبرز ڈے تھا اور پارلیمانی روایات کے مطابق پرائیویٹ ممبرز ڈے حزب اختلاف کا دن تصور ہوتا ہے۔ اس دن حکومت کا کوئی بزنس نہیں ہوتا بلکہ صرف اور صرف معزز ممبران کا بزنس ہوتا ہے۔ نہ صرف اس ایوان بلکہ parliamentary practices کے جتنے بھی ایوان ہیں ان میں یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کورم کی نشاندہی نہیں کی جاتی۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کی طرف سے کل دو مرتبہ کورم point out کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکومت نے دونوں مرتبہ کورم پورا کیا۔ اسی طرح وقفہ سوالات کے حوالے سے اس معزز ایوان نے کچھ روایات طے کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! ایک روایت یہ ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا اور دوسرا یہ کہ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کی طرف سے موجودہ اسمبلی میں کچھ غلط روایات کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ معزز ممبران حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو اُجاگر کریں۔ اگر آپ سوالات کی فہرست اُٹھا کر دیکھیں تو اس میں 99.9 فیصد سوالات معزز ممبران حزب اختلاف کے ہیں۔ حکومتی ممبران by and large سوال نہیں کرتے جبکہ حزب اختلاف کے ممبران اپنے علاقے یا صوبے کی عوام کے مسائل کو اُجاگر کرنے کے لئے سوالات دیتے ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out کر کے معزز ممبران حزب اختلاف اپنے اس right کو forgo کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر ذمہ داری کا عمل ہے۔

جناب چیئرمین! اس مقدس ایوان کو چلانا جہاں حکومت کی ذمہ داری ہے وہاں پر یہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے اگر حکومت اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا کر رہی ہے تو پھر اس صوبہ کے عوام حزب اختلاف کے معزز ممبران کی کارکردگی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کس حد تک پوری کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج دو دفعہ میرے بھائی جناب طاہر پرویز نے کورم point out کیا اور دونوں مرتبہ انہیں شرمندگی ہوئی لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی جرأت کے ساتھ ہاؤس میں تشریف فرما ہیں۔ کل بھی انہوں نے دو دفعہ کورم کی نشاندہی کی اور دونوں دفعہ کورم پورا ہوا ہے۔ یہ عوام کو کیا message دینا چاہتے ہیں، کیا معزز ممبران حزب اختلاف اس ہاؤس کی کارروائی کو sabotage کرنا چاہتے ہیں؟ ایک طرف وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف جمہوری عمل کو sabotage کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس کے جو settled norms ہیں ہمیں ان پر عملدرآمد کرنا چاہئے اور اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلانا چاہئے۔ یہ ہماری اور اپوزیشن دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے لیکن اگر اپوزیشن اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہونا چاہتی تو پھر میں درخواست کروں گا کہ آپ وقفہ سوالات take up کریں اور حزب اختلاف کے جو معزز ممبران ایوان میں موجود نہیں ہیں ان کے سوالات kill کئے جائیں۔ ہم باہر جا کر میڈیا کو بتائیں گے کہ جو عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں وہ عوام کے مسائل کو اُجاگر کرنے کی بجائے اپنی ذاتی انا کی خاطر یہاں سے واک آؤٹ کر کے چلے جاتے ہیں اور وہ عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی کام نہیں کرتے۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ وقفہ سوالات take up کریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر توانائی جناب محمد اختر! ابھی تشریف رکھیں سوالات کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ میں وزیر قانون کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ معزز ممبران حزب اختلاف کا واک آؤٹ صحافی بھائیوں کے ساتھ related تھا اور جب پریس والے واپس آ گئے ہیں تو پھر ان کو بھی واپس آنا چاہئے تھا۔

سوالات

(محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات کوtake up کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر14 جناب نصیر احمد کا ہے۔کیا وہ موجود ہیں۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر728 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر735 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر730 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں گندم کے بیج کی مفت فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*14: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مفت بیج کی فراہمی کے بارے میں کوئی پالیسی موجود ہے تو سال17۔2016میں کتنے کسان اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

پنجاب میں زیادہ تر کاشتکار کم رقبہ والے اور غریب ہیں جو کہ گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ اور اچھی کوالٹی کا بیج خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے بلکہ اپنا گھریلو بیج ہی کاشت کرتے ہیں جو پیداواراور کوالٹی کے لحاظ سے بہتر نہیں ہوتا۔اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 16۔2015میں حکومت پنجاب، محکمہ زراعت(توسیع) نے پنجاب میں تصدیق شدہ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ بیج قرعہ اندازی کے ذریعے کاشتکاروں میں مفت تقسیم کرنے کا پروگرام شروع کیا۔ جس کے تحت17۔2016میں گندم کے بیج کے50کلو گرام والے98ہزار159 تھیلے(آبپاش علاقہ جات میں91ہزار449تھیلے اور بارانی علاقہ جات میں6ہزار710تھیلے) بذریعہ قرعہ اندازی آبپاش علاقوں میں2تھیلے فی کاشتکار اور بارانی علاقوں میں ایک تھیلہ فی کاشتکار پنجاب کے تمام اضلاع کے تقریباً تمام گاؤں کے57ہزار 260 کاشتکاروں میں مفت تقسیم کئے گئے اور ان کاشتکاروں نے اپنی پیداوار کو ایک لاکھ 34ہزار119دوسرے کاشتکاروں کو گندم کے ریٹ پر فروخت کر دیا تاکہ باقی کاشتکار بھی اچھا بیج کاشت کر کے فی ایکڑ پیداوار بڑھا سکیں۔

سال15۔2014میں پنجاب میں گندم کی اوسط پیداوار29.95من فی ایکڑ تھی جبکہ دیگر اقدامات اور اس پروگرام کی بدولت سال16۔2015 میں30.62من فی ایکڑاور سال17۔2016میں33.31من فی ایکڑ رہی۔

ضلع گوجرانوالہ میں نارکوٹکس ونگ
کے پاس گاڑیوں اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*728: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کا نارکوٹکس ونگ کن کن افسران واہلکاران پر مشتمل ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ نے سال 17-2016 سے آج تک منشیات کے مکروہ دھندے میں ملوث کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کو مذکورہ بالا عرصہ میں گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ، منشیات کے مکروہ دھندے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کا نارکوٹکس ونگ میں کوئی سٹاف نہ ہے۔

(ب) کسی کے خلاف کارروائی نہ کی گئی۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کے پاس کوئی گاڑی نہ ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کو مذکورہ بالا عرصہ میں گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ہ) لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے جو لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ نارکوٹکس کنٹرول کورٹ اور مجسٹریٹ کے تقرر کے لئے کیس بذریعہ لاء ڈیپارٹمنٹ لاہور ہائی کورٹ بھیج دیا گیا ہے جونہی نارکوٹکس کنٹرول عدالتوں کے ضمن میں ہائی کورٹ نوٹیفکیشن کرتا ہے منشیات کے انسداد کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا۔

رحیم یار خان محکمہ قانون کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*735: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ قانون کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان دفاتر کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) اس دفاتر میں کتنے ملازم عہدہ و گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کی سال 18-2017 کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ قانون کا ایک دفتر ڈسٹرکٹ اٹارنی کام کر رہا ہے، مذکورہ بالا دفتر کے سال 17۔2016 اور 18۔2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	دفتر	بجٹ	سالانہ اخراجات
2016۔17	ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، رحیم یار خان	1,49,89,700/-۔	آفیسران کی بنیادی تنخواہ 48,95,000 روپے سٹاف کی بنیادی تنخواہ 27,02,100 روپے الاؤنس / دیگر اخراجات 73,92,600 روپے کل اخراجات 1,49,89,700 روپے
2017۔18	ایضاً	1,62,03,000/-۔	آفیسران کی بنیادی تنخواہ 50,00,000 روپے سٹاف کی بنیادی تنخواہ 37,20,600 روپے الاؤنس / دیگر اخراجات 74,82,400 روپے کل اخراجات 1,62,03,000 روپے

(ب) ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، رحیم یار خان میں تعینات لاء آفیسرز حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حوالہ سے دیوانی مقدمات جن میں ڈسٹرکٹ کورٹس رحیم یار خان کو اختیار سماعت حاصل ہے، کا دفاع / پیروی کرتے ہیں۔

(ج) ملازمین کی فہرست بابت تعداد، عہدہ و گریڈوار درج ذیل ہے:

نام عہدہ	بنیادی سکیل	تعداد اسامی	حاضر سروس ملازمین	خالی اسامیاں
مہر منظور حسین، ڈسٹرکٹ اٹارنی	19	1	1	--
اصغر علی رند، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی	18	4	3	1
عبدالجبار، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی				
چودھری دلدار احمد ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی				
محمد ساجد، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی	17	12	5	7
مقبول احمد، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
عبدالجبار، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
قراۃالعین، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
عبدالقدوس، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
اسسٹنٹ /ہیڈ کلرک	16	1	--	1
سٹینو گرافر	15	2	--	2
اکاؤنٹنٹ	15	1	-	1
ریاض احمد، سینئر کلرک	14	2	1	1
محمد اقبال، جونیئر کلرک	11	6	6	--
ریاض احمد، جونیئر کلرک				
محمد احمد سیف، جونیئر کلرک				
نورزمان، جونیئر کلرک				
عبدالباسط، جونیئر کلرک				
فاروق احمد، جونیئر کلرک				
دفتری	02	1	-	1
عبدالغفور، نائب قاصد	01	6	5	1
ظہور احمد، نائب قاصد				
محمد نواز، نائب قاصد				
نذیر احمد، نائب قاصد				
حبیب اللہ صابر، نائب قاصد				
عمر رضا، سویپر	01	1	1	--

(د) دعویٰ جات سول / دیوانی، دیوانی اپیل، دیوانی نگرانی اور دیگر دیوانی مقدمہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	زیر التواء مقدمہ جات	سرکاری وکلاء کی پیروی کی وجہ سے فیصلہ شدہ مقدمہ جات	بقیہ مقدمہ جات
2017	2246	1339	907
2018	1890	1201	689

چنیوٹ: محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کو سٹاف اور بلڈوزر فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*730: **سید حسن مرتضیٰ:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ، مشینری و بلڈوزر کا ضلعی آفیسر و دیگر عملہ مع سٹاف تعینات نہ ہے جبکہ ان کے پاس صرف ایک پرانا بلڈوزر ہے جو اکثر خراب رہتا ہے جو چنیوٹ کی عوام کے لئے ناکافی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ضلع میں متعلقہ ملازمین تعینات کرنے اور بلڈوزر فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) چنیوٹ میں عرصہ 20 سال سے زائد زرعی انجینئرنگ کا یونٹ آفس قائم ہے جو کہ ضلع جھنگ کے ماتحت کام کر رہا ہے اور یونٹ آفس کی ضرورت کے مطابق عملہ بھی تعینات ہے۔ یونٹ ضلع چنیوٹ کی زمین ہمواری کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے زرعی انجینئرنگ کا ایک بلڈوزر کام کر رہا ہے اور ضلع کی زائد ضروریات پوری کرنے کے لئے ضلع جھنگ اور ضلع حافظ آباد سے بلڈوزر فراہم کر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں یونٹ آفس زرعی انجینئرنگ چنیوٹ ضلع بننے سے پہلے کا موجود ہے جو کہ چنیوٹ ضلع کی ضروریات کو احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے۔ جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ضرورت کے مطابق قریبی اضلاع سے بلڈوزر چنیوٹ منگوا

لئے جاتے ہیں اس طرح موجودہ بلڈوزروں کو استعمال کرتے ہوئے کسانوں کی ضروریات کو پورا کیا جارہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹO.P.Mالیکولیڈ فیکٹری کے قیام اور گولیاں بنانے سے متعلقہ تفصیلات

4: جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ OPMالیکولیڈ فیکٹری لاہور کس قانون کے تحت قائم ہوئی؟

(ب) فیکٹری اس وقت روزانہ OPM کی کتنی گولیاں بنارہی ہے؟

(ج) OPM کی گولیوں کے خریدار کون ہیں؟

وزیرآبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے الیکولیڈ فیکٹری کا قیام ایکسائز ایکٹ1914 کے تحت معرض وجود میں آیا۔

(ب) افیون فیکٹری بند ہے۔

(ج) گولیاں نہیں دی جاتیں۔

لاہور میں سال2016سے2018تک ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

28:جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

(ب) لاہور میں2016سے2018 کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیرآبکاری ومحصولات اورنارکوٹکس کنٹرول(جناب ممتاز احمد):

(الف) لاہورمیں16-2015تا18-2017مندرجہ ذیل لوگوں نے پراپرٹی ٹیکس ادا کیا۔

2015-16	=	349,268
2016-17	=	367,042
2017-18	=	392,841

(ب) لاہورمیں16-2015تا18-2017مندرجہ ذیل پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

2015-16	=	3378.310ملین
2016-17	=	3884.665ملین
2017-18	=	4316.459ملین

ساہیوال:ایکسائزانسپکٹر کے سکیل اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (بی ایس۔16) کی اسامی کب بی ایس۔14 سے اپ گریڈ کی گئی؟

(ب) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات وفرائض کیا کیا ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں۔ ان کی مکمل تعداد سے آگاہ کریں نیز کتنے مقامی ڈومیسائل کے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

(د) اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی کتنے سکیل کی ہیں اور(ETO)کے دائرہ اختیارات وفرائض کیا کیا ہیں؟

(ہ) ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن آفیسرز(ETO)تحصیل و ضلع ساہیوال کا سکیل کتنا ہے اور وہ کب سے جہاں تعینات ہے،ضلع ساہیوال میں تعینات(ETO)کے دائرہ اختیارات وفرائض کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول(جناب ممتاز احمد):

(الف) یہ اسامی بروئے نوٹیفکیشن نمبری SO(A-II)ET&NC/3-107/2014 25۔مئی2018 کو اپ گریڈ کی گئی۔

(ب) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر، ٹیکسیشن برانچ میں محکمہ کے نافذ کردہ محصولات کی تشخیص کے بارے میں رپورٹ پیش کرتا ہے اور ریکوری کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے نیز وہ حد آرڈیننس1979 کے تحت منشیات کی روک تھام / خاتمے کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں انسپکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 14 ہیں جبکہ خالی اسامیاں تین ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام انسپکٹر	ڈومیسائل	عرصہ تعیناتی
1۔	شکیل مرید	ساہیوال	3سال
2۔	محمد اسلم	ساہیوال	15سال
3۔	محمد سہیل	ساہیوال	8سال
4۔	ندیم احمد	ساہیوال	8سال
5۔	محمد ذیشان اعظم	ساہیوال	1سال6ماہ
6۔	ذیشان عباس	ساہیوال	18سال
7۔	محمد حسن خان	ساہیوال	8سال
8۔	نوید رمضان	ساہیوال	1سال6ماہ
9۔	فیض الرسول	ساہیوال	11سال
10۔	لیاقت علی	ساہیوال	3سال
11۔	عثمان احمد	ساہیوال	1سال

(د)

- ❖ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی BS-16 کی ہے۔
- ❖ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلعی / زونل سطح پر محکمہ کے سرکاری معاملات کو چلانے کا ذمہ دار ہے۔مزید وہ درجہ چہارم ملازمین اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل کی Appointing Authority ہے اور ان کو جزاء/سزا دینے کے اختیارات رکھتا ہے۔

(ہ)

- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلع ساہیوال کی اسامی سکیل 17 کی ہے اور تحصیل کی سطح پر ETO کی اسامی نہ ہے۔
- موجودہ ETO کا بنیادی پے سکیل 16 ہے تاہم وہ اپنی سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر BS-17 کی عدم موجودگی کی وجہ سے تعینات ہے اور مورخہ 20.03.2018 سے بطور ETO(OPS) تعینات ہے۔
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر بطور Assessing Authority ضلع ساہیوال اور موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی ضلع ساہیوال کام کرتا ہے۔

صوبہ میں بننے والی فلموں اور سٹیج ڈراموں سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

144: جناب *نصیر احمد*: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر میں بننے والی فلموں اور ٹی وی ڈراموں سے کوئی ٹیکس وصول کرتی ہے؟

(ب) کیا لاہور میں موجود سٹیج تھیٹرز پر بھی ٹیکس لاگو ہوتا ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو سالانہ اس مد میں ٹیکس سے حکومت کو کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے نیز ٹیکس سے حاصل ہونے والی یہ آمدن کہاں پر خرچ کی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ٹی وی ڈراموں پر کوئی ٹیکس لاگو نہ ہے البتہ سینیما میں فلم دکھانے پر تفریح ٹیکس لاگو ہے مگر گورنمنٹ کی طرف سے شہریوں کو سستی تفریح فراہم کرنے کی خاطر مورخہ 31-12-2016 سے 01-01-2017 تک معافی دی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں! ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔

(ج) دوران مالی سال 18-2017 تفریح ٹیکس کی مد میں مبلغ -/33,523,740 روپے وصول کر کے خزانہ سرکار میں داخل کرا دیئے گئے۔

فیصل آباد: چک نمبر510گ،ب اور 511گ،ب میں منشیات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

159: جناب محمد صفدر شاکر: کیاوزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے دو دیہات چک نمبر510گ ب اور چک نمبر511گ ب جو منشیات کا گڑھ بن چکے ہیں کیا ان دو دیہات سے منشیات کے خاتمہ کے لئے کوئی اقدامات زیر غور ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

اٹھارہویں ترمیم 19.04.2018 کی منظوری کے بعد انسداد منشیات کی ذمہ داریاں صوبائی حکومت کو تفویض کی گئی ہے۔اسی کے تحت محکمہ ایکسائز میں انسداد منشیات کے خود مختار شعبے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شعبے کے قیام سے لے کر اب تک کی کارکردگی حسب ذیل ہے:

1. دفتر ڈائریکٹر جنرل نار کو ٹکس کنٹرول ونگ (مکان نمبر9C-III جوڈیشل کالونی فیز۔1) لاہور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بذریعہ لیٹر نمبرHP-11/3-16/2018 بتاریخ 05.11.2018منظور کر لیا گیا ہے۔
2. ایکسائز پولیس سٹیشن نار کو ٹکس کنٹرول ونگ (مکان نمبر9C-III جوڈیشل کالونی فیز۔1) لاہور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بذریعہ لیٹر نمبرHP-11/3-16/2018 بتاریخ 05.11.2018منظور کر لیا گیا ہے۔
3. ایکسائز پولیس سٹیشن نار کو ٹکس کنٹرول ونگ، میانوالی(مکان نمبر P-25/A مین تلہ گنگ روڈ، نزد یوٹیلٹی سٹور میانوالی) کی منظوری کے لئے فائل بذریعہ لیٹر نمبر(No. SO(E&M)I-59/2009(P-I) بتاریخ14.11.2018 ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے منظوری ہو چکی ہے نوٹیفکیشن کا انتظار ہے۔

4. ایکسائز پولیس سٹیشن نارکوٹکس کنٹرول ونگ، راولپنڈی کی سمری زیر غور ہے۔
5. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کا سٹاف پنجاب کی مختلف ڈویژن میں کام کر رہا ہے۔
6. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے اسلحہ، گاڑیوں اور سٹاف کی ٹریننگ کے لئے سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہے۔
7. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے سٹاف کی مستقل بھرتی کا معاملہ زیر غور ہے۔
8. نارکوٹکس کنٹرول کے سٹاف کی طرف سے کئے گئے کیسز اور پکڑی گئی منشیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

Name of Drug	Total no. of Cases	Quantity Seized
Herion	10	10.991 Kg
Opium	04	7.300 Kg
Chars	50	152.563 Kg
Liquar	42	28821 Ltr+183 Bottles
Total Cases	106	

9. منشیات کی سپیشل کورٹ بنانے کے لئے اعلیٰ حکام کو لیٹر بھیجا گیا ہے۔
10. ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے100 عدد اسلحہ لائسنس منظور کر لیا گیا ہے۔

بحوالہ منشیات فروشی چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر511 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد گزارش ہے کہ ضلع فیصل آباد میں تعینات عملے کی خصوصی ٹیموں کو تشکیل دے کر منشیات فروشوں کی خفیہ نگرانی پر مقرر کر دیا گیا ہے جلد از جلد کارروائی عمل میں لاتے ہوئے منشیات فروشی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

176: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے مستری اور مزدور کی دہاڑی وصول کر کے کوئی منصوبہ جاری ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا اس منصوبہ کے تحت ہر کسان کو میرٹ کے مطابق کھالوں کے پختہ پروگرام تک رسائی حاصل ہے؟

(د) اس منصوبہ کے تحت اب تک کتنے کھال پختہ کئے جا چکے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! اس وقت صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل 2 منصوبہ جات جاری ہیں جن میں کھالا جات کی پختگی کے لئے تعمیراتی سامان کی لاگت حکومت مہیا کرتی ہے جبکہ راج مزدوری کسانوں کے ذمہ ہوتی ہے۔

1. عالمی بنک کے تعاون سے جاری "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"۔
2. پنجاب حکومت کا سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ

(ب)

1. پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" یکم جولائی 2011 کو شروع کیا گیا اور اس منصوبہ میں کھالا جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مختص کردہ رقم 26۔ارب 77 کروڑ 80 لاکھ روپے (حکومتی حصہ 17۔ارب 11 کروڑ 40 لاکھ روپے، کسانوں کی شراکت داری: 9۔ارب 66 کروڑ 40 لاکھ روپے) ہے۔
2. "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ یکم جولائی 2015 کو شروع کیا گیا اور منصوبہ کی کل لاگت 9۔ارب 28 کروڑ 78 لاکھ 62 ہزار روپے (حکومتی حصہ 6۔ارب 82 کروڑ 96 لاکھ 95 ہزار روپے، کسانوں کی شراکت داری 2۔ارب 45 کروڑ 81 لاکھ 67 ہزار روپے) ہے۔

(ج) جی ہاں! ان منصوبہ جات کے تحت محکمانہ معیار اور منصوبہ کی شرائط پر پورا اترنے والے تمام کھالا جات کی 50 فیصد تک پختگی جاری ہے۔

(د)

1. اب تک "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" کے تحت مندرجہ ذیل کام مکمل کئے جا چکے ہیں۔

❖ غیر اصلاح شدہ کھالا جات کی اصلاح و پختگی	:	5700
❖ جزوی اصلاح شدہ کھالا جات کی اضافی پختگی	:	1950
❖ غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح	:	2383

2. اب تک "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ کے تحت مندرجہ ذیل کھالا جات کی اضافی پختگی کی جا چکی ہے۔

❖ زمینداروں کے کھالا جات	:	1837
❖ گورنمنٹ فارمز کے کھالا جات	:	38
❖ کل کھالا جات	:	1875

ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے متعلقہ تفصیلات

177: جناب نصیر احمد: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈووکیٹ جنرل کے فرائض کون صاحب سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی شرائط کیا ہیں؟

(ج) کیا موجودہ ایڈووکیٹ جنرل ان شرائط پر پورا اترتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جناب احمد اویس ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کو بذریعہ آرڈر بتاریخ 25-09-2018 کو ایڈووکیٹ جنرل تعینات کیا گیا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ آئینی ہے جس کی تقرری آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق امیدوار کی اہلیت اور قابلیت وہی ہے جو عدالت عالیہ کے جج کے لئے مقرر ہے۔ جبکہ آئین کے آرٹیکل 193 کے مطابق عدالت عالیہ کے جج کی تقرری کے لئے پاکستانی شہریت کم از کم دس سال تجربہ بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اور 45 سال کی عمر ہونا لازمی ہے۔

(ج) جناب احمد اویس ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی تمام شرائط پر پورا اترتے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پوسٹ اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

255: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بی ایس۔16 کی اسامی کب بی ایس۔14 سے اپ گریڈ کی گئی؟

(ب) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات و فرائض کیا ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں نیز مقامی ڈومیسائل کے کتنے ملازمین عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

(د) اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی کتنے سکیل کی ہے اور ETO کے اختیارات و فرائض کیا کیا ہیں، نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ڈائریکٹر ایکسائز کے کیا اختیارات ہیں؟

(ہ) سینیما ہال / تھیٹر کی نگرانی کا کیا طریق کار ہے نیز محکمہ ایکسائز کی کیا ذمہ داریاں ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) یہ اسامی بروئے نوٹیفکیشن نمبری SO(A-II)ET&NC/3-107/2014 25۔مئی2018 کو اپ گریڈ کی گئی۔

(ب) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر ٹیکسیشن برانچ میں محکمہ کے نافذ کردہ محصولات کی تشخیص کے بارے میں رپورٹ پیش کرتا ہے اور ریکوری کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے نیز وہ حد آرڈیننس 1979 کے تحت منشیات کی روک تھام / خاتمے کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں انسپکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 14 ہیں جن میں سے 11 اسامیاں پُر ہیں جبکہ خالی اسامیاں تین ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام انسپکٹر	ڈومیسائل	عرصہ تعیناتی
1۔	شکیل مرید	ساہیوال	3سال
2۔	محمد اسلم	ساہیوال	15سال
3۔	محمد سہیل	ساہیوال	8سال
4۔	ندیم احمد	ساہیوال	8سال
5۔	محمد ذیشان اعظم	ساہیوال	1سال6ماہ
6۔	ذیشان عباس	ساہیوال	18سال
7۔	محمد حسن خان	ساہیوال	8سال
8۔	نوید رمضان	ساہیوال	1سال6ماہ
9۔	فیض الرسول	ساہیوال	11سال
10۔	لیاقت علی	ساہیوال	3سال
11۔	عثمان احمد	ساہیوال	1سال

(د)

- اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی BS-16 کی ہے۔
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے اختیارات و فرائض کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف) وہ ضلع کی سطح پر محکمہ کو ہموار چلانے کا ذمہ دار ہے۔

(ب) وہ ضلعی سطح پر محکمہ کے تمام محصولات کے نفاذ اور تشخیص کا ذمہ دار ہے اور اس کی وصولی کرتا ہے۔

(ج) پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے قوانین کے مطابق دفتر کے سربراہ اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تعیناتی / جزءاوسزاء کے طور پر کام کرتا ہے۔

(د) فنانس رولز 1962 کے اختیاری قوانین کے مطابق کیٹیگری IV آفیسر ہے۔

- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی 90 اسامیاں خالی ہیں۔
- ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف) وہ ڈویژن کی سطح پر محکمہ کو ہموار چلانے کا ذمہ دار ہے۔

(ب) متعلقہ دائرہ کار کے اندر ضلع میں تعینات ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران پر انتظامی کنٹرول کا ذمہ دار ہے۔

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتا ہے۔ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کے قانون کے مطابق خلاف ورزیوں کے مقدمات کا فیصلہ بھی کرتا ہے۔

(د) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر اور منسٹیریل عملہ کی تعیناتی اور جزاوسزا کی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے اور وہ متعلقہ دائرہ کار کے اندر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر اور منسٹیریل عملہ کے تبادلہ کی اتھارٹی ہے۔

(ہ) متعلقہ دائرہ کار کے اندر دفاتر کے معائنہ افسر کے طور پر کام کرتا ہے۔

(ہ) ہر تھیٹر پر ایک انسپکٹر تعینات کیا گیا ہے۔ جو روزانہ منعقدہ شو کو چیک کرتا ہے اور شرح ٹکٹ اور تماشائیوں کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تفریح ٹیکس کا تعین کرتا ہے اور پیشگی جمع شدہ تفریح ٹیکس سے منہا کرتا ہے۔

محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن و نار کو ٹکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں:

- قانون سازی، پالیسی سازی اور علاقائی منصوبہ بندی۔
- درج ذیل مدات میں محصولات اور ڈیوٹی کی تشخیص اور وصولی:

1۔	پراپرٹی ٹیکس	2۔	موٹر وہیکل ٹیکس
3۔	ایکسائز ڈیوٹی	4۔	پروفیشنل ٹیکس
5۔	انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی	6۔	کاٹن فیس
7۔	فارم ہاؤس ٹیکس	8۔	ٹیکس ان لگژری

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کا رقبہ اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

283: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے پر بلڈنگ برائے کلاس روم / دفاتر وغیرہ ہیں؟

(ب) کتنے رقبہ پر سرکاری ملازمین یونیورسٹی ہذا کی رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) کتنے رقبہ پر ہاسٹل ہیں؟

(د) سرکاری رہائشی کالونی کتنے کوارٹر / رہائش گاہوں پر مشتمل ہے؟

(ہ) کنال یا اس سے زائد کی رقبہ پر کتنی سرکاری رہائش گاہیں کن کن کو الاٹ ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کل 2261 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے یونیورسٹی میں کلاس رومز / دفاتر وغیرہ کی بلڈنگز 3 لاکھ 64 ہزار ایک 162 مربع فٹ (Covered Area) پر واقع ہیں۔

(ب) زرعی یونیورسٹی میں یونیورسٹی ملازمین کی رہائش گاہیں 48 لاکھ 28 ہزار 758 مربع فٹ (Covered Area) پر واقع ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی میں 9 لاکھ 82 ہزار 139 مربع فٹ (Covered Area) میں طلباء کے ہاسٹلز ہیں۔

(د) زرعی یونیورسٹی کے پاس ملازمین کے لئے کل 669 رہائش گاہیں ہیں۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی میں 108 رہائش گاہیں ایک کنال یا اس سے زیادہ رقبہ والی ہیں جو کہ 16 تا 21 گریڈ تک کے سرکاری آفیسرز کی ہیں۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کا بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

284: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(د) کتنے ملازمین ٹیچنگ کیڈر کے عارضی کام کر رہے ہیں اور ان کو مستقل کب تک کیا جائے گا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ٹیچنگ کیڈر کی کل 974 اسامیاں ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ17 سے گریڈ21 تک کی کل 303 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) خالی اسامیاں عنقریب پُر کر دی جائیں گی۔

(د) 32 ملازمین کو مستقبل قریب میں مستقل کر لیا جائے گا۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

286: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین عارضی /کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے اور عارضی و ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ کیڈر کی گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کی کل 2954 اسامیاں ہیں۔

(ب) گریڈ1 سے گریڈ19 تک کی کل 540 اسامیاں پچھلے کچھ عرصہ سے خالی ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی میں 53 عارضی 46 کنٹریکٹ 603 ڈیلی ویجز اور 177 ملازمین ایڈہاک بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

(د) خالی اسامیاں عنقریب پُر کر دی جائیں گی جبکہ عارضی و ڈیلی ویجز ملازمین کو بھی مستقبل قریب میں مستقل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر توانائی جناب محمد اختر! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اپوزیشن کی seriousness کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عوامی مفاد سے متعلق جو سوالات پوچھے گئے ہیں ان کو pursue کرنے کے لئے بھی یہ نہیں آتے اور اگر کبھی آ جائیں تو بہانہ بنا کر ایوان سے باہر چلے جاتے ہیں۔ پچھلے دور میں بھی ان کا ایسا ہی روّیہ رہا ہے کیونکہ انہیں پارلیمنٹ پر اعتبار ہے اور نہ ہی یہ اس پر اعتبار کرنا چاہتے

ہیں۔ان کا کردار ثابت کرتا ہے کہ جب بھی انہوں نے کوئی نیا پراجیکٹ شروع کیا تو وہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لئے بغیر شروع کیا۔ آج اگر صوبہ پنجاب economic crisis میں ہے۔

جناب چیئرمین! آج اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ زیر التواء ہے اور انہوں نے اُس منصوبے میں جس طرح لوٹ مار کی ہے اور جس طرح اُس منصوبے کی وجہ سے پنجاب کی عوام پر بوجھ ڈالا ہوا ہے وہ ان کے لئے قابل مذمت اور قابل شرم بھی ہے۔

جناب چیئرمین! آج پاکستان کے جو حالات ہیں میں ایک سروے کے مطابق عرض کرتا چلوں کہ 14 فیصد کے قریب ڈکٹیٹر شپ کے دَور میں قرضے لئے گئے اور 32 فیصد قریب قرضے پاکستان پیپلز پارٹی کے دَور میں لئے گئے اور 52 to 54 فیصد قرضے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دَور میں لئے گئے ہیں اور اُنہی کے کئے کی سزا آج پاکستان کی عوام کو دی جارہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے یہ عرض کرتا چلوں کہ ان کو پارلیمنٹ پر اعتبار کرنا چاہئے اور پارلیمنٹ میں بیٹھ کر عوام کے مسائل حل کریں۔ مہربانی

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 217/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 227 پڑھی جاچکی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، محترمہ یاسمین راشد!

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! گزشتہ دس سال کے عرصہ میں 95 لاکھ 49 ہزار 991 روپے مالیت کی ادویات expire ہوئیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جن ادویات کی expiry date

قریب ہوتی ہے اور جن کمپنیوں کے ساتھ کنٹریکٹ ہوتا ہے آپ اُن کو timely بتا دیتے ہیں اور وہ آپ کی medicine replace کر دیتے ہیں۔ اس دس سال کے عرصہ کے اندر ان ادویات کی replacement کی ذمہ داری پچھلی حکومت کے اوپر تھی اور پچھلی حکومت نے 25لاکھ 36ہزار 876روپے کی ادویات کی replacement لی ہے۔باقی جو 70 فیصد ادویات ہیں اُن کی replacement کے حوالے سے ہم متعلقہ کمپنیوں کے ساتھ negotiate کر رہے ہیں کیونکہ پچھلی حکومت نے ان ادویات کی expiry date کے حوالے سے متعلقہ کمپنیوں سے timely بات نہیں کی تھی اور اسی وجہ سے expired medicine کی replacement میں delay ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین!معزز ممبر نے ایک ارب روپے کی expired medicine کا جو ذکر کیا ہے وہ بالکل غلط ہے اس کی ساری details میرے پاس موجود ہیں جب بھی معزز ممبر کہیں گے ہم ان کے ساتھ ساری details share کر لیں گے بلکہ حکومت کو 70 فیصد کا جو نقصان ہوا ہے ہم اس وقت اُس پر بھی کام کر رہے ہیں اور ہم متعلقہ کمپنیوں سے وہ ادویات واپس لیں گے۔شکریہ

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!میں آپ کی اجازت سے out of turn ایک قرارداد پیش کرنا چاہوں گا۔ وہ قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہے اور میں اس قرارداد کو out of turn پڑھنے کی اجازت چاہوں گا۔

(اذانِ ظہر)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ!ہم رولز کے تحت کوئی قرارداد out of turn نہیں لے سکتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!اس ہاؤس کی روایت ہے کہ اس میں قراردادیں out of turn آتی رہتی ہیں اور میری قرارداد کوئی ایسی نہیں ہے کہ یہ حکومت کے خلاف ہے یا خدانخواستہ اس قرارداد سے حکومت یا سسٹم کو کوئی خطرہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری قرارداد ایک روّیے کے خلاف ہے اور اگر یہ قرارداد out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے تو میرے خیال میں اس ہاؤس کا ماحول اور باہر کا ماحول بھی ٹھنڈا ہو جائے گا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور قراردادیں out of turn پیش ہوتی رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میری غلط زبان استعمال کرنے سے کسی کی دل آزاری نہیں ہونی چاہئے یہ تو across the board تمام پارٹیوں کے لئے ہے کہ ہمیں بہتر زبان استعمال کرنی چاہئے اور بہتر روّیے رکھنے چاہئیں۔ اس سے یہ سسٹم مضبوط ہو گا اور یہ سسٹم smoothly بھی چلے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: چلیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

معزز ممبر اسمبلی کے بزنس کو ایجنڈے پر لانے اور معزز وزیر کی کال ریکارڈ کرنے پر ایم ایس کے خلاف سائبر کرائم کا مقدمہ درج کرانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ respect mutual ہوتی ہے یعنی عزت دی اور لی جاتی ہے۔ میں اس ہاؤس کی چوتھی دفعہ ممبر منتخب ہوئی ہوں 2002 میں جناب محمد بشارت راجا پہلی دفعہ وزیر قانون تھے اور ہم انہی بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے تب بھی سیکھنے کا موقع ملتا تھا اور ہم نے سیکھنے کی کوشش بھی کی۔

جناب چیئرمین! جتنا بزنس حزب اختلاف کی طرف سے آتا ہے اور میں specifically اپنی بات کر رہی ہوں کہ میرے بزنس کو kill کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری کسی بھی طرح کی تحریک التوائے کار، توجہ دلاؤ نوٹس اور قرارداد کو منظور نہیں کیا جاتا۔ مجھے غیر ضروری طور پر کھڑے ہو کر بات کرنے کا شوق نہیں ہے کیونکہ بات کرنے کے لئے میرے پاس بہت سارے mediums موجود ہیں جو میں شام کو avail کر سکتی ہوں لیکن اگر اس طرح کا insulting behaviour ہو گا کہ کسی public issue پر بات کرنے کے

لئے اگر آپ سے ٹائم مانگا جائے اور آپ اتنے تضحیک آمیز طریقے سے ignore کریں تو اس سے insult feel ہوتی ہے کیونکہ میں کچی جماعت کی بچی ہوں، نہ آپ میرے پرنسپل ہیں ہم سب ایک دوسرے کو عزت دینے اور عزت لینے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرا point of order نہیں بنتا تو آپ مجھے کہہ سکتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس اختیار موجود ہے لیکن اگر آپ منہ اُس طرف کر لیں یا آپ کسی کو بات کرنے کا موقع نہ دیں تو اگر یہ behaviour ہے تو میں categorically کہہ رہی ہوں کہ میں ہاؤس میں آنا چھوڑ دوں گی۔

جناب چیئرمین! اگر بزنس کے through بھی مجھے بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ میری زبان بند کر کے یا میرا گلا گھونٹ کر مجھے بولنے سے روک دیں گے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایک ڈاکٹر اریبہ عباسی ہے جو جناب حنیف عباسی کی بیٹی ہے۔ اس کا ایک issue سامنے آیا۔ ہم ایک طرف women empowerment کی بات کرتے ہیں، ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ بچیوں کو encourage کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں جناب محمد بشارت راجا کو سلیوٹ کرنا چاہتی ہوں میرے ان کے ساتھ سیاسی اختلافات بالکل موجود ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن انہوں نے سیاسی مخالفت کو بالاتر رکھتے ہوئے اریبہ کے لئے بات کرنے کی کوشش کی اور وہ آڈیو کال پورے پاکستان نے سنی ہے۔ اس آڈیو کال کے اوپر میں سمجھتی ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا کو بھی کارروائی کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئے تھا۔ وہ دو افراد کے درمیان بات ہو رہی تھی جو ڈاکٹر صاحب اور جناب محمد بشارت راجا کو معلوم تھی اس کال کی ریکارڈنگ ڈاکٹر صاحب نے کی یا جناب محمد بشارت راجا نے کی تھی۔ اس طرح آپس میں جو بات چیت ہو رہی ہے اگر اس کو تماشا بنایا جائے گا تو غلط ہے۔ اس کا end کیا ہوا جو سب سے زیادہ تکلیف دہ بات ہے کہ وہ بچی جس پر اس حکومت کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا۔ یہاں ڈاکٹر بچیاں شادی کے بعد پریکٹس ہی نہیں کرتیں، ان کو ڈاکٹر بنانے پر لاکھوں روپیہ لگتا ہے۔ اس روّیے پر اس بچی کو اتنے hostile circumstances کے بعد استعفیٰ دینا پڑا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد آج تک یہ معلوم ہو سکا ہے، اس پر تحقیقات ہوئیں اور نہ ہی بات چیت ہوئی۔ یہ violation ہوئی ہے کہ ایک ایم ایس کال ریکارڈ کر رہا ہے۔ اگر کال ریکارڈ

کر کے میڈیا پر لیک کرنے کا معاملہ شروع ہو گیا تو معاف کیجئے گا یہاں پر کوئی سلامت نہیں بیٹھا رہے گا۔ ہر کسی کے فون کے اندر ریکارڈرز موجود ہیں اور وہ بلیک میل کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے جو بات سمجھی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے ایم ایس سے بات کی تھی۔ اس لیڈی ڈاکٹر کی اپنی چھ ماہ کی بچی ہے جو mother feed پر ہے اس کے لئے رات کے وقت ڈیوٹی کرنا ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ منسٹر صاحبہ خود practicing doctor رہی ہیں۔ ان کو لیڈی ڈاکٹرز کے مسائل کا اندازہ ہے کہ ایک ڈاکٹر جس کی چھوٹی سی بچی ہے اس کو facilitate کرنا ہے یا اس کو بھگا دینا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس issue کا کوئی حل سامنے آنا چاہئے تھا کیا اس ایم ایس کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی ہے، کیا اس ایم ایس نے جو کچھ کیا ہے وہ درست ہے؟ اس ڈاکٹر نے استعفیٰ دے دیا تو یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہماری معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے یہاں پر جو بات کی ہے اس میں دو issues ہیں ایک تو انہوں نے آپ کے conduct کی بات کی ہے اور دوسری بات لیڈی ڈاکٹر کا issue ہے۔ یہ اس حوالے سے تحریک التوائے کار دے چکی ہیں۔ اس کے پیش ہونے سے پہلے انہوں نے اس پر کافی سیر حاصل گفتگو کر لی ہے لیکن وہ جو issue تھا جس میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے ایم ایس کو ٹیلیفون کیا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کہا وہ الفاظ میں یہاں ایوان میں دہراتا ہوں خود اپنے لئے کہ جو ہم کہتے ہیں۔ ہم جائز کام کے لئے کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر کوئی آفیسر جائز کام کرنے سے انکار کر دے تو ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہماری گزارش سن لیں، اگر وہ کہے کہ میں یہ نہیں کرتا تو ہم اس کو کہتے ہیں کہ اچھا کام تو یہ جائز ہے اگر تم نہیں کرو گے تو کل کو کوئی اور آ کر کر لے گا۔ اس میں کیا ایسی چیز ہوتی ہے یہ تو جائز

کام ہے۔ اس ڈاکٹر نے ایک سائبر کرائم کیا ہے اس لئے اس پر سائبر کرائم کا پرچہ درج ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!ایک ایم پی اے جو کسی بھی حلقہ نیابت سے ہو،اگر کوئی intellectual honesty سے کسی کام کو جائز کام سمجھتا ہے اور اس نے اس کو pursue اس وقت تک کرنا ہے جب تک وہ ہو تا نہیں ہے۔ اگر کوئی آفیسر کسی وجہ سے influence ہو کر کہتا ہے کہ میں نہیں کروں گا تو ہم کہیں گے کہ اچھا بھئی نہ کرو لیکن یہ کام ہونا ہے کیونکہ یہ جائز کام ہے اس لئے ہونا ہے تو کل کوئی اور آئے گا تو وہ یہ کام کر دے گا۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جب جناب محمد بشارت راجا کے آپریٹر نے فون ملایا تو انہوں نے تمام cordial ethics پورے کئے کہ جناب منسٹر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین!اس شخص نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات ریکارڈ کی تھی۔ یہ شخص اس قسم کے کام کرنے کا habitual ہے اس کے لئے میں چاہوں گا کہ ڈاکٹر صاحبہ یہاں تشریف رکھتی ہیں یہ بڑی محنت کرنے والی منسٹر ہے۔ انہوں نے سارا معاملہ probe in کیا ہے۔ اس کے علاوہ جب تحریک التوائے کار آئے گی تو اس پر سیر حاصل بات کریں گی۔

جناب چیئرمین!میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ اس ڈاکٹر کے خلاف سائبر کرائم کا کیس کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی،جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!میں اس سلسلہ میں تھوڑا سا contribute کرنا چاہوں گا۔ مسئلہ ایک وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کا نہیں ہے، مسئلہ اریبہ عباسی جو ہماری بیٹی ہے اس کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ سسٹم کا ہے کہ ہمارا سسٹم اتنا کمزور ہو گیا ہے۔ ہماری صوبائی اسمبلی، ہماری کابینہ اور ہماری نیشنل اسمبلی کا سسٹم اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ایک ایم ایس بھلے وہ نیازی ہو بھلے وہ میرا بھائی ہو لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ایم ایس کو how he dares کہ اس نے جناب محمد بشارت راجا کی پوری گفتگو ریکارڈ کی اور پھر میڈیا پر چلوائی۔

جناب چیئرمین! میں اس سلسلہ میں شدید احتجاج کرتا ہوں اورcondemn کرتا ہوں۔ یہاں میڈم منسٹر تشریف رکھتی ہیں میرے خیال میں اسے آج تک اس ڈاکٹر کو معطل ہو جانا چاہئے تھا۔اس نے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر سائبر کرائم کیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین نے بالکل جائز بات کی ہے۔اس کے خلاف سائبر کرائم کا پرچہ درج ہونا چاہئے لیکن اس سے پہلے ہم یہ توقع کر رہے تھے کہ میڈم منسٹر جن کو یہاں ہم ہمیشہ عزت دیتے رہے ہیں یہ ہماری رسوائی کر رہی تھیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ آپwind up کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا ہمارے وزیر قانون ہیں۔ یہ اس پر ensure کرائیں اور یہاں گارنٹی دیں۔ میں محترمہ عظمٰی زاہد بخاری سے کہوں گا کہ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں یا میں لے آؤں گا جناب محمد بشارت راجا نہیں لا سکتے۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے لے آئیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایم ایس کی یہ جرأت ہو کہ وہ ہمارے وزیر قانون کی ساری گفتگو ریکارڈ کر کے میڈیا پر سنائے۔اسے کیسے جرأت ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد وارث شاد! بہت مہربانی۔ آپ نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں نے پرسوں بھی کہا تھا کہI have a lot of respect for Raja Basharat Sahib ایک تو یہ بات ہے کہ ہمارا تعلق legal fraternity سے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ اس صوبہ کے وزیر قانون ہیں۔اس نیازی نے جو کچھ بھی کیا ہے تو میں پہلی گزارش وزیر قانون سے یہ کرتا ہوں کہ ہم نے وہ ریکارڈنگ پوری سنی ہے۔ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے اس سے بات کی اور وہ ریکارڈنگ کر رہا تھا یہ سب کو معلوم ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے مجھے معلوم نہیں کیوں اس کے خلاف ابھی تک ایکشن نہیں لیا۔ انہوں نے بڑا اچھا جملہ بولا کہ بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔ ہمارے سیاسی اختلافات ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہم اس پر جناب محمد بشارت راجا کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن صرف ایک مشورے کے ساتھ کرتے ہیں کہ:

کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعزاز سُخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا! میں آپ سے humble request and submission کرتا ہوں کہ نیازیوں سے بچ کر رہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ منسٹر ہیلتھ! میں چودھری ظہیر الدین کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ انہوں نے جو سائبر کرائم والا point اٹھایا ہے یہ ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! یہ بہت اہم چیز ہے۔ اس چیز کو باقاعدہ ملایا جارہا ہے۔ میں پہلے اس کو define کر دوں۔ یہ جس بچی کی بات کر رہے ہیں، پہلے تو آپ یہ دیکھ لیں کہ وہ بچی ہولی فیملی ہسپتال کے ڈرماٹولوجی ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہی تھی۔ آپ کو پتا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال ایک مین سڑک پر واقع ہے۔ ہمیں ایمرجنسی کے اندر کئی دفعہ اضافی لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے خود visit کر کے ایمرجنسی کے لئے کہا تھا کہ یہاں سٹاف کم ہے اس کے لئے آپ دوسرے ڈیپارٹمنٹس سے سٹاف لیں۔ یہ آرڈر دیا گیا اور اس کے نتیجے میں وہ اکیلی بچی نہیں تھی جس کو کہا تھا کہ آپ ایمرجنسی میں کام کریں بلکہ بہت سے اور لوگوں کو بھی کہا گیا تھا کہ آپ ایمرجنسی میں آکر کام کریں۔ ان کو جب ایمرجنسی میں کام کرنے کے آرڈر ملے تو انہوں نے اُس آرڈر کو بالکل بھی follow نہیں کیا بلکہ ہسپتال میں تشریف لانا ہی بند کر دیا یعنی انہوں نے ہسپتال میں آنا ہی گوارا نہ سمجھا۔

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! یہ ایشو ہی نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ایک منٹ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

Let me complete then you are most welcome to say whatever it is.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ پلیز! address the Chair آپ اپنی بات continue رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ she refused because, she didn't want to come into the emergency آپ جب ایک سرکاری ملازم ہوتے ہیں کیونکہ ہم بھی سرکاری ملازم رہے ہیں تو پھر اس طرح نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! جب میں سرکاری ملازم تھی حالانکہ پنجاب میں میری سب سے most senior post بنتی تھی تو مجھے یہاں لاہور میں پروفیسر لگانے کی بجائے راولپنڈی بھیج دیا گیا اور وہاں پر مجھے تین سال تک رکھا گیا۔ میرے بچے یہاں لاہور میں تھے اور میاں محمد شہباز شریف

> Would not have transferred me although, I was the most senior person and kept six posts vacant here

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب آپ سرکاری نوکر ہوتے ہیں تو پھر آپ کو سرکاری نوکری ہی کرنی پڑتی ہے I went to the court and asked کہ مجھے واپس لاہور ٹرانسفر کریں۔

> Three years my family was in Lahore and I was in Rawalpindi and I would go there for three days a week and everybody knows about this and six posts were declared vacant in Lahore.

جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ تاریخ میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں کوئی پروفیسر نہیں رہا کیونکہ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی فیملی نے میرے ساتھ ضد لگائی اور انہوں نے کہا کہ اس کو واپس لاہور نہیں لانا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ کیا باتیں کر رہی ہیں؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTHCARE/SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION(Ms Yasmin Rashid)**:** Mr Chairman!

They didn't let me come back and this is all on record.

جناب چیئرمین! آپ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں آپ کہیں تو میں next time آپ کے لئے سارا ریکارڈ لے کر آ جاؤں گی۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جب میں سرکاری نوکر تھی تو میں نے یہ نہیں کیا تھا کہ اپنے گھر بیٹھ گئی تھی بلکہ ہفتے میں تین دن راولپنڈی جا کر رہتی تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ اس سے relevant matter نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں غلط بات نہیں کر رہی ان سے کہیں کہ مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

> The whole medical community knows it, I am telling you and I am relating it to this matter I will tell you how. When you are a Government servant you follow orders as you are working in an institution in which you have to follow orders. I was given orders that I should go to Rawalpindi.

جناب چیئرمین! میں جو مرضی کرتی رہی In the end I had to go to the court and get my orders کیونکہ ایک precedent ہے کہ senior most person یہاں پر ہو گا۔ It took me three years. آپ کہہ رہے ہیں کہ ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ یہ ہوا تو میرے بھی چھوٹے چھوٹے بچے یہاں لاہور میں ہی تھے اور میں روزانہ راولپنڈی جاتی تھی۔ ایک بچی کو کہا گیا کہ ہسپتال میں ہی ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلی جائیں تو اس پر کیا ایسا ظلم ڈھایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کی وجہ یہ تھی کہ dermatology department میں ایک skin department ہوتا ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ میں اتنا کام نہیں تھا جتنا کہ ایمرجنسی میں تھا تو یہ سب کام میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو کرنے پڑتے ہیں to ensure کہ departments properly run کریں۔ اب اگر اس بچی کو ایک بات کہی گئی and she didn’t follow those

ordersمیں جناب محمد بشارت راجا کی بات پر یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا اگر اس نے آپ کو یہfeelingدی کہ:

She was being victimized because, she was Haneef Abbasi's daughter let me make it clear that if we have to victimize her

جناب چیئرمین! ہم اس وقت اس کو آتے ساتھ ہی نوکری سے فارغ کر دیتے لیکن کسی نے اس کو نوکری سے فارغ نہیں کیا۔ پھر انہوں نے یہ الزام لگایا کہ اس نے استعفیٰ دیا توon recordمیں نے خود پتا کیاI particularly went over to Rawalpindi to find outکہ کیا اس بچی نے اپنا استعفیٰ دیا ہے اور اگر ایسا ہے تو مجھے آپ اس کا استعفیٰ دکھائیں تاکہ پتا تو چلے کہwho has harass herیعنی کسی نے کوئیharassmentیا کوئی ایسی بات تو نہیں لیکن کسی نے کچھ ایسا نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین! اب سائبر کرائم کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کو یہ باتexplainکر رہی ہوںaccording to the explanation which has been sent to meانہوں نے یہ کہا تو ہم نے اس پر باقاعدہ تین سینئر ممبرز کی انکوائری کمیٹی بنائی اور میرے پاس وہ تمام inquiriesموجود ہیں۔ ایم ایس نے کہا کہ میں نے یہmessageہی ریکارڈ نہیں کیا بلکہall my messages are recordedاور انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں پتا کہ کس نے یہ کیا ہے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے لہٰذا میں نے یہmessageنہیں بھیجا ہے۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ایک منٹ مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ میری ایک بات سن لیں کہ میں انصاف کی بات کرنے لگی ہوں تو میری بات غور سے سن لیں کیونکہ میں بالکل غلط بات نہیں کروں گی۔ اس نے کہا کہ مجھے نہیں پتا۔ میں نے اس کو دوبارہ کہا ہے کہ

I have said it, that you will hold an inquiry because, there were only two sources which were Raja Sahib and him we will hold an inquiry and according to your

instructions we will Insha'Allah work on it. When this will be proven we will take action on it and that is my commitment.

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ منسٹر صاحبہ! میں بھی ایک عرض کروں گا کہ ریکارڈنگ ایم ایس کے ٹیلیفون پر تھی and that cannot be published without his permission اس نے خود اس کو publish کیا ہے جو کہ سائبر کرائم ہے لہٰذا مہربانی کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اپوزیشن کا بھی بالکل یہی مطالبہ ہے جو کہ بات ڈاکٹر صاحبہ نے کی ہے کہ جو نوکر یا ملازم ہوتا ہے اس کو آرڈر ماننے پڑتے ہیں اور راجا صاحب نے ایک جائز آرڈر پاس کیا تھا تو اس نوکر نے ان کے آرڈر کیوں نہیں مانے اس کے خلاف کیوں انکوائری نہیں ہو رہی؟ میری تو یہ request ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ ایک خاتون کی بات ہو رہی ہے۔ میں نے ہمیشہ سنا تھا کہ عورت، عورت کی دشمن ہوتی ہے لیکن مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ اگر ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں problems آئی ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Be positive کیونکہ آج اپوزیشن کی طرف سے بہت اچھی باتیں ہو رہی ہیں تو Let it be positive.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں positive بھی ہوں لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں اگر problems آئی ہیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں، میں نے مان لیا کہ بہت سی problems آئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے جو دکھ بھری داستان سنائی ہے اس پر ہمارا بہت concern ہے لیکن اس کے بعد ہونا یہ چاہئے تھا کہ جن تکالیف سے یہ گزری تھیں وہ تکالیف اب کسی اور ڈاکٹر کو نہیں ہونی چاہئیں تھیں تو ان کے منسٹر بننے کے بعد لیڈی ڈاکٹرز کو یہ feelings آنی چاہئیں تھیں اور ان کو ایک تحفظ کا احساس ہونا چاہئے تھا کہ ایک خاتون جو کہ خود بقول ان کے کہ بہت کچھ بھگت کے آئی ہے تو یہ problems اب کسی اور لیڈی ڈاکٹر کو نہ ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا صرف سوال یہ ہے کہ ایک لیڈی ڈاکٹر جس کی چھ ماہ کی بچی ہے اور وہ mother feed پر ہے جس کی وجہ سے وہ رات کی ڈیوٹی نہیں کر سکتی۔ اریبہ نے لیٹر میں اپنی background عباسی صاحب کے ساتھ لکھی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے بڑے آرام سے ایم ایس کو سائبر کرائم سے کلین چٹ دے دی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا کسی کی جرأت ہے کہ میرا ٹیلیفون misuse کرے اور مجھے پتا ہی نہ چلے، کیا آپ اتنے goof اور ناسمجھ ہیں کہ کسی نے آپ کے ٹیلیفون سے ریکارڈنگ بھیج دی اور آپ کو پتا ہی نہیں چلا تو ایسے نہیں چلے گا؟

جناب چیئرمین! میں نے جیسے گزارش کی ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز بہت مشکل سے بنتی ہیں اور ڈاکٹرز کام نہیں کرتیں تو ہمیں لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت پڑتی ہے لہٰذا ہمیں بچیوں کو encourage کرنا ہے کیونکہ لیڈی ڈاکٹرز کا dropout بہت ہے۔ اس کے بعد اس کا حل یہ نکلا کہ جب اس کی کہیں بھی نہیں سنی گئی تو جناب محمد بشارت راجا جیسے influential آدمی سے request کرنے کے بعد اگر اس کی نہیں سنی گئی تو ultimate حل یہ ہے کہ وہ گھر بیٹھ جائے اور اگر محکمہ صحت پنجاب کی یہ کارکردگی ہے کہ ایک بچی کو مجبور کیا جائے کہ وہ گھر بیٹھ جائے تو میں پھر آپ کی اس نئی ریاستِ مدینہ اور حکومت پنجاب محکمہ صحت کی کارکردگی کو سلام کرنا چاہتی ہوں کہ اس بچی کو گھر بٹھا دیا لیکن اس کو انصاف نہیں ملا۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ محترمہ! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ہم جوelectedلوگ ہیں ہم بغیر فیس کے لوگوں کے وکیل ہوتے ہیں لہٰذا ہم نے توrequest کرنی ہی ہوتی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین!سب سے بڑی بات یہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں صرف آپ کو تھوڑی سی بات بتاتی جاؤں۔ میں معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک خاتون کا دشمن سمجھا ہے۔ یہ اگر اس چیز کوequalize کر رہی ہیں کہ میں روزانہ لاہور سے راولپنڈی جاتی تھی۔

جناب چیئر مین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین!اس کا مقابلہ اس چیز سے کیا جا رہا ہے کہ ایک بچی کو کہا گیا کہ آپ نے ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میں بہت بڑا فرق ہے اور ہم کسی بھی طرح سے کسی کو بھی تنگ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہاں پر کسی اور بچی نے ابھی تک ڈیپارٹمنٹ چھوڑا اور نہ ہی کسی نے کام کرنے سے انکار کیا ہے۔ ہم اپنی بچیوں کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ہم ہر طریقے سےensure کرتے ہیں کہ ہماری بچیاں وہاں کام کریں۔

جناب چیئر مین!سب سے اہم بات یہ ہے جو کہ میں آپ کے سامنے لانا چاہ رہی ہوں There are two aspects of it, that is an administrative problem وہاں پر کسی کوharassment نہیں کی گئی۔ جب وزیر قانون نے میرے ساتھ بات کی تو میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ سر آپ پھر سے حکم کر دیں۔I would have sorted out the situation لیکن اس سے پہلے ہی وہ بات کر چکے تھے۔ اب سائبر کرائم کا مسئلہ آ گیا تو میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ:

> We will work on it and ensure that the person gets the proper punishment for it if he deserves it.

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ ایک بچی کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے اور یہ اس کی انکوائری کروانا چاہتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میری requestیہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں ایک pregnant womanشہید کی گئی تھی اس کے بارے میں آج تک کیا ہوا ہے تو kindlyاس معاملے کا بھی کچھ کر دیں؟

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! It is very kind of you کہ آپ نے بڑا rightfully observe کیا۔ میں یہ submit کروں گا کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ممبران یا وزراء کی پہلی اور utmost ڈیوٹی اپنی constituency کی problems کو resolve کرنا ہے۔ If her lady doctor is posted in that constituency where Raja sahib belongs یہ گورنمنٹ ہیں اور ہم اپوزیشن ہیں۔ We have no interest that what Raja sahib said and what he did اور ہمیں کوئی مفاد نہیں ہے۔ ہمارا interest صرف یہ ہے کہ what on the earth is going on. Even Supreme Court is asking. کہ حکومتِ پنجاب نااہل ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ in question ہے۔

MR CHAIRMAN: This is not the way. Please stick to the issue.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے صرف اس لئے یہ بات کہی ہے کہ:

> The department in question in Supreme Court is Health department and why this havoc is being played.

جناب چیئرمین! اُن میں اتنی ہمت ہے کہ اگر ایک public representative فون کرتا ہے جس کو وہ ٹیپ کرتے ہیں اور ٹیپ کرنے کے بعد viral کرتے ہیں، Does it need an inquiry? یہاں ہاؤس میں وہ انکوائری بھی نہیں ہوئی تھی جس پر pictorial چلا تھا، چارج شیٹ کر دیا گیا اور ممبران کو باہر نکال دیا گیا تھا۔ یہ تو سیدھا سیدھا evidence ہے۔

Why the doctor has not been sacked yet? He should be sacked first and then the inquiry should be conducted.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میرے بھائی ملک احمد خان نے ایک issue پر بات کرتے کرتے دو issue اور create کر دیئے ہیں۔ اُن کی مہربانی کہ انہوں نے ایک اور issue create کیا ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ سپریم کورٹ نے remarks دیئے ہیں کہ حکومتِ پنجاب نااہل ہے۔ یہ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو مانتے نہیں جبکہ remarks کے اوپر کہہ رہے ہیں پھر یہ سپریم کورٹ کا دس سال اور سات سال کی سزا کا جو فیصلہ ہے اُس کو بھی مانیں۔

جناب چیئرمین! میری request ہے کہ جس issue پر بات ہو رہی ہوتی ہے اُسی پر ہی بات کی جائے لیکن اگر دوسرا issue open کرنا ہے تو اُس پر کافی debate ہو سکتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے چودھری ظہیرالدین کو کہا تھا کہ تشریف رکھیں اور concerned منسٹر کو بات کرنے دیں لیکن انہوں نے بات ضرور کرنی تھی۔ اِن کو اب یہ علم نہیں ہے کہ سات سال کی سزا اُس نیب سے ہوئی ہے کہ اگر وہ منصفانہ کارروائی کرنے پر آئے تو اس ہاؤس خصوصاً اس کابینہ کے آدھے ممبر نااہل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

Order in the House please.

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! یہاں پر ابھی جو discussion ہو رہی ہے مجھے ایک تو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ محترمہ نے جو issue اٹھایا ہے وہ اُس خاتون کی harassment پر بات

کرنا چاہ رہی ہیں یا ایم ایس کے اوپر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟ محترمہ اگر چار tenure میں یہاں رہی ہیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ دوسرے کی بات بھی سننی ہے۔ اگر یہ اُس خاتون کے چھوٹے بچے کی بات کر رہی ہیں تو جس دن یہ گورنمنٹ form ہوئی تھی اُس کے تین دن بعد میری بیٹی پیدا ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! یہ میری بات سن لیں کہ جس دن حلف برداری ہوئی تھی اُس کے بعد اب تک یہ تمام دن گن سکتے ہیں۔ میں بھی harass ہوتی ہوں جب یہ لوگ بلاوجہ احتجاج کر کے باہر چلے جاتے ہیں اور تب بھی harass ہوتی ہوں جب یہ کئی کئی گھنٹے ہمیں انتظار کروانا چاہتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں عرض کرتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر ہیلتھ جواب دینا چاہتی ہیں۔ Let's come to the issue please

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں ملک احمد خان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گی کہ مجھے نااہلی کے لفظ کیوں سننے پڑے؟ PKLI ایک انسٹیٹیوشن ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "وزیر صحت، استعفیٰ دو" کی نعرے بازی)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! سرکاری بزنس شروع کیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، اگلی تحریک التوائے کار محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں تحریک التوائے کار کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ محترمہ مسرت جمشید! میں نے آپ کو floor دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا ایک معاملہ ہے۔(شوروغل)

جناب چیئرمین: Order in the House please.جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں اپنی تحریک سے پہلے یہ کہوں گی کہ یہاں پر اتنا اچھا جمہوری روّیہ دیکھیں کہ ہماری گورنمنٹ ہے اس کے باوجود یہاں پر اِن کو زیادہ بولنے کا موقع دیا گیا ہے لیکن میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو اس بات کا جواب ضرور دوں گی۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس پر بھی قانون سازی ہو کہ جو لیڈی ڈاکٹرز mothers feed پر ہیں وہ رات کی ڈیوٹی نہیں کر سکتیں۔ There are two separate issues. ڈاکٹر کا جو issue ہے اُس نے سائبر کرائم کیا ہے۔ It should be fixed لیکن میں کہوں گی کہ اس خاتون کے ساتھ کوئی harassment نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "وزیر صحت، استعفیٰ دو" کی نعرے بازی)

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! ان کے کہنے پر کسی نے استعفیٰ نہیں دینا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد 15 کلو میٹر کے ایریا میں واحد کالج ہے جہاں پر علاقے کی بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں، اس سے ملحقہ 16 کنال 10 مرلہ جگہ جو کہ 24۔مئی 1989 کو بحوالہ سیکرٹری ٹو چیف منسٹر چٹھی نمبر PSO-III/CSM/PB-56/89 کمپیوٹر نمبر 197 اور چیف منسٹر منسلک چٹھی نمبر 1663/CRS/FDA/EM/AD11/89

بتاریخ9۔مارچ1989 کے تحت پلاٹ نمبرA/271(پراناواٹرورکس)کالج ہذا کے نام حلقہ پٹواری JB/124 تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد نے اس وقت کے ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، مقامی ایم پی اے، FDAکے پٹواری اور مشتری نیلامی کی موجودگی میں مورخہ 25۔ستمبر 1990 کو الاٹ کر دیا گیا جس کی علاقہ کی ویلفیئر سوسائٹی نے پانچ فٹ اونچی چاردیواری تعمیر کروادی۔مزید یہ کہ لینڈ آکشن کلکٹر FDAنے اپنے ریکارڈ میں مورخہ 25۔جنوری 1990 کو سیریل نمبر1485پر پلاٹ نمبرA/271پیمائش 195-614درج کیا جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آبادنے چٹھی نمبر1801بتاریخ7۔جولائی2012کے تحت تسلیم کیا کہ اس جگہ پر کالج کا قبضہ ہے اور چاردیواری ویلفیئر سوسائٹی نے بنوائی ہے لیکن اس سب کچھ ہونے کے باوجود مذکورہ کالج کے نام الاٹ کئے گئے پلاٹ کی چاردیواری توڑ کرfrontسے چودہ چودہ مرلہ پر مشتمل دو پلاٹ جن میں سے ایک پلاٹ کو نیلام اور دوسرا پلاٹ کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کر دیا گیا ہے جس سے کالج ہذا کی طلباء میں بالخصوص اور علاقہ کے عوام میں بالعموم بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئےpending کیاجاتاہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں نے گزارش کی تھی کہ میں نےout of turn ایک قرارداد پیش کرنی ہے تو ہاؤس کی کارروائی معطل کر کے مجھے یہ قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے۔کیامیں قرارداد پڑھ دوں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابھی جو مجھے قرارداد کی کاپی دکھائی گئی ہے تو یہ اسی issue سے متعلق ہے جو already اس ہاؤس میں discuss ہو چکا ہے۔ اس وقت وزیر اطلاعات یہاں پر موجود تھے اور آپ کے حکم کے مطابق وہ پریس گیلری میں بھی گئے اور پریس کے بھائیوں سے بات کر کے آئے پھر اپوزیشن نے پریس گیلری کے بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر اس ایوان سے واک آوٹ کیا۔

جناب چیئر مین! چودھری ظہیر الدین اور حسنین بہادر دریشک اس معزز ایوان سے تشریف لے گئے اور انہوں نے اپوزیشن سے جا کر request کی تو ان کی request پر معزز ایوان میں اپوزیشن کے ممبران واپس تشریف لے آئے۔ یہ معاملہ تقریباً یہاں پر sort out ہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ اس بات پر بضد ہیں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ proper procedure میں اس کو فائل کر دیں۔ آپ اس کو کل take up کر لیں تو concerned Minister یہاں پر موجود ہوں گے اور وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! ہم اس قرارداد کو کل take up کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں صرف اس لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ by name ہمارے ایک respectable Minister کے خلاف ہے اس لئے وہ موجود ہوں گے تب یہ اپنی قرارداد پیش کر لیں تو وہ اپنا جواب دیں گے۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مناسب طریقہ ہے کہ unheard ان کو condemn کرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہو گا۔ یہ فائل کر دیں اور کل آپ اس قرارداد کو take up کر لیں۔

جناب چیئر مین: جی، کل ہم اس قرارداد کو لے لیں گے۔ انشاءاللہ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! ایسا کوئی issue نہیں ہے کہ یہ اگر کل بھی آجائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر ہاؤس کی اس میں بہتری ہے تو کل کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا بڑے positive آدمی ہیں اور ہمیشہ بڑی positive سوچ رکھتے ہیں اور ہاؤس کو چلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ آج انہوں نے وزیر موصوف کے متعلق کہا کہ وزیر صاحب اس ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اور یہ قرارداد ان کے خلاف ہے تو ہم بھی تو اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ جب وزیر موصوف کے منہ سے تیر چل رہے ہوتے ہیں تو اس وقت کیا یہ سارے نہیں سُن رہے ہوتے؟ اس وقت انہیں ہلہ شیریاں دیتے ہیں کہ میرا ببر شیر آگیا اور میرا چیتا آ گیا۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! کل اگر یہ ہو جائے گی تو کل آپ ان کی موجودگی میں بول لیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! چیتا بندے کھا جاتا ہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے بندے کھانے سے پہلے اس کے دانت نکال دینے چاہئیں اور یہی ایک طریقہ ہے کیونکہ ہم کوئی dentist نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب چیئر مین! سید حسن مرتضیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں تو ان کی بات مکمل ہو لینے دیں پھر ہی کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ سید حسن مرتضیٰ! اپنی بات مکمل کر لیں لیکن it should be short۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! ہم نے ہمیشہ اس ہاؤس کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، ہم قربانیاں دینے والے لوگ ہیں اور ہم مفاد پرست نہیں ہیں۔ اگر ہم opportunist ہوتے تو میں (اپوزیشن بنچز کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زندگی اس دروازے سے گزر کر نہ

گزار تا بلکہ (حکومتی بنچز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) میں بھی اُدھر سے آجاتا۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم عزت کی خاطر یہاں پر electہو کر آتے ہیں اور ہم اپنی پگڑیاں اچھلوانے کے لئے نہیں آتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر ایک بھی وزیر کھڑا ہو کر کہہ دے کہ ان کی زبان سے کوئی آدمی محفوظ ہے تو میں یہ قرارداد واپس لے لوں گا اور ان کی معذرت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ان سارے وزراء میں سے صرف ایک آدمی کھڑا ہو کر کہہ دے کہ جناب فیاض الحسن چوہان کی زبان سے کوئی آدمی محفوظ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ وزیر صاحب کو نہیں روک سکتے کیونکہ جسے یہ چیتا کہتے ہیں اس نے 11 ماہ 29 دن بعد لوٹا ہونا ہے اور جو زبان ان کے خلاف استعمال کرنی ہے وہ انہوں نے بھی سننی ہے---

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ بڑے قابل احترام ہیں اور اپنی زبان کی کاٹ کی وجہ سے بھی مجھے ان کا بہت زیادہ احترام ہے بڑے ملفوف طریقے سے میں گزارش کرتا ہوں کہ جس منسٹر کی عدم موجودگی میں وزیر قانون نےrequest کی ہے کہ وہin absentiaویسے بھی نہیں کیا جاتا تو کل کر لیں گے لیکن ان کی عدم موجودگی میں جو لہجہ اورinstigationاورprovocation جس طریقے سے آپ کسی کوprovoke کریں گے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو جو کچھ آج کہہ چکے ہیں کل یہیrepeat کروا دیں تو کیا اس کے جواب میں ان کے منہ سے پھول جھڑیں گے؟ جو کہا جائے گا اس کا ویسا ہی جواب ملتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ نے جو کچھ کہا اور جس طریقے سےprovoke کیا ہے، جس طریقے سے منسٹر کیinsult کی ہے اور ان کی عدم موجودگی میں جس طریقے سے انہوں نے ان کی توہین کی ہے تو انہیں یہ بات کرنے کا حق پہنچتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب چیئرمین: جی،اب ہم گورنمنٹ کا بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مندرجہ ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

Introduction of Bill, Minister of Law may introduce the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!میری قرارداد کو پھر pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی،سید حسن مرتضیٰ!اس قرارداد کو pending کرنے کا promise ہو چکا ہے۔ شکریہ،اب آپ تشریف رکھیں اور کل بول لیجئے گا۔جی،وزیر قانون!

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I introduce the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی،فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!وزیر قانون نے جو بل پیش کیا ہے تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ بل اب سپیشل کمیٹی کو refer نہیں کیا جائے گا تو چونکہ اب سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اوپر working حکومت اور اپوزیشن کے درمیان آج سے شروع ہونے جا رہی ہے تو اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بل متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کو refer کیا جائے گا۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو کسی سپیشل کمیٹی کے پاس نہ بھیجا جائے بلکہ آنے والے دنوں میں بننے والی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جناب سمیع اللہ خان کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ ہم اس بل کو pending کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جس طرح ابھی جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا ہے کہ ہم آج سٹینڈنگ کمیٹیوں کے حوالے سے آپس میں بات چیت کر کے انہیں فائنل کرنا چاہ رہے ہیں تو چونکہ اس وقت قائد حزب اختلاف معزز ایوان میں موجود ہیں تو میری گزارش یہ ہو گی کہ چونکہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہم آپس میں "آف دی ریکارڈ" کر لیتے ہیں لیکن بعض چیزیں "آن ریکارڈ" کرنے کی ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! چنانچہ میں گورنمنٹ یعنی ٹریژری بنچز کی طرف سے قائد ایوان کی ہدایت پر باضابطہ طور پر قائد حزب اختلاف کو request کروں گا کہ وہ duly nominated Committee کسی کو nominate کر کے in writing اور ہم اپنی کمیٹی اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دیں گے اور وہ بھی duly nominated Committee سپیکر صاحب کے چیمبر میں دے دیں تا کہ وہ کمیٹی آج ہی meet کر کے committees کا issue resolve کر سکے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 39/19 شیخ علاؤالدین کا ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ کل میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ چار مہینے کے بعد میری چار تحاریک التوائے کار کل آئی تھیں اور ان سب کو ایک دم dispose of کر دیا گیا۔ اگر میں نہیں بھی تھا حالانکہ میں نے لیٹر لکھا ہوا تھا اور اگر نہیں بھی تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! آپ کا وہ issue resolve ہو گیا ہے اس لئے اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! چلیں، ٹھیک ہے کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ issue resolve ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اس کو آج اس ہاؤس میں آجانا چاہئے تھا۔ شکریہ

صوبہ میں لگژری گاڑیوں کی رجسٹریشن پر بھاری ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ میں بڑی درآمدی گاڑیاں لگژری ٹیکس اور exorbitant token tax کی وجہ سے تقریباً تمام ایسی گاڑیاں اسلام آباد میں رجسٹرڈ ہو رہی ہیں۔ ایسی ایک گاڑی میں تقریباً 4 سے 5 لاکھ روپے کا فرق ہے اور نتیجتاً صوبہ پنجاب کو اب تک اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلسل ٹوکن ٹیکس سے بھی صوبہ محروم ہو چکا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! لاہور میں صوبہ پنجاب میں علاوہ اسلام آباد کے ایک گاڑی کی average registration ساڑھے 9 لاکھ روپے میں ہوتی ہے۔ لوکل گاڑی جو Fortuner ہے اُس پر بھی ساڑھے 4 لاکھ روپے ہے تو جب صوبہ کو یہ اتنی بڑی income ہے ایک طرف یہ لگژری ٹیکس کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے دوسری وجہ جو مسلسل ٹوکن ٹیکس ہے لاہور میں جس گاڑی کا ٹوکن ٹیکس فرض کریں پونے 2 لاکھ یا 2 لاکھ روپے ہے، اسلام آباد میں اُسی گاڑی کا ٹوکن ٹیکس 40 ہزار روپے ہے تو یہ اتنا بڑا فرق ہے۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ایک سال میں 5۔ارب روپے کا نقصان ہوا ہے فوری طور پر اس کے بارے میں کچھ کر لیا جائے اور اس کو rectify کیا جائے تا کہ کم از کم یہ آمدنی تو پنجاب کو ملے۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی بات اور بڑھانا چاہتا ہوں وزیر قانون کے علم میں یہ بات ہے کہ جتنی بڑی گاڑیاں ہیں جن کے ٹوکن ٹیکسز بہت بڑی تعداد میں یعنی جو بڑے ٹریلر ہیں جن کی ٹوکن ٹیکس رجسٹریشن کروڑوں میں بنتی ہے وہ سب کے سب بلوچستان کے نمبروں میں پنجاب میں چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہو گا ژوب کے نمبرز ہیں اور جو گلگت کے نمبرز ہیں اصولی طور پر ان کو صرف transit number ملنا چاہئے، یہ transit سے گزر جائیں پنجاب کو اپنی آمدنی سے محروم تو نہیں ہونا چاہئے یہ میری گزارشات ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / نارکو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین! شکریہ۔ شیخ علاؤالدین نے جو بھی باتیں کی ہیں یہ بالکل صحیح کی ہیں لیکن میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے لگژری ٹیکس کی بات کی ہے 2014 میں انہی کی گورنمنٹ نے وہ ٹیکس پنجاب میں لاگو کیا تھا۔ ہم نے جب یہ دیکھا کہ ٹیکسز بڑھانے کا اصل مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ جو ٹیکس کی percentage ہے اُس کو بڑھا دیں ہم نے آتے ہی لگژری ٹیکس کو کم کر کے تقریباً 20 فیصد پر رہنے دیا اب اس کا جو impact ہو گا وہ مئی تک دیکھیں گے اور مجھے امید ہے کہ جو پہلے دس بیس ہزار بڑی لگژری گاڑیاں پنجاب میں نمبرز لگواتی تھیں جو کہ لگژری ٹیکس لگانے کی وجہ سے وہ اسلام آباد اور دوسرے صوبوں میں جاتی تھیں اب وہ انشاءاللہ واپس آرہی ہیں تو اب وہی percentage twenty thousand تک پہنچ جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ بات اب چھوڑ دینی چاہئے کہ ہم نے کیا کیا اگر میں اسمبلی ریکارڈ نکلوا کر اپنے بھائی صاحب کو بتاؤں۔

وزیر آبکاری و محصولات / نارکو ٹکس کنٹرول(جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین ! میں نے یہی کہا ہے کہ انہوں نے ٹیکس لگایا تھا ہم نے ختم کیا ہے۔ میں نے ان کے سوال کا جواب دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین ! میں جو بتانا چاہتا ہوں اور جو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی ریکارڈ نکال لیا جائے میں نے اُس وقت بھی لگژری ٹیکس کی مخالفت کی تھی۔ میں اپنے بھائی منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو اچھے پلیئر ہوتے ہیں اچھی بات کرتے ہیں۔ آپ اگر اچھے پلیئر ثابت ہوئے ہیں آپ کو لگژری ٹیکس زیرو کرنا چاہئے تاکہ انکم بڑھے کیونکہ ریگولر انکم ٹوکن ٹیکس سے ہے۔ لگژری ٹیکس سے نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ! میں ریکارڈ پر لانے کے لئے ایک اور بات کر دوں اس اسمبلی کی کارروائی میں یہ بات موجود ہے کہ میں نے گھروں کے لگژری ٹیکس کی بھی مخالفت کی تھی ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبرز اس بات کو جانتے ہیں کہ ٹیکس منی کو ٹیکس کرنا پوری دنیا میں جرم ہے آپ نے گھر بنایا، آپ نے اُس پر ٹیکس دیا کوئی تک بنتا ہے کہ اُس پر لگژری ٹیکس لگایا جائے ؟ جب ایک گاڑی ڈیڑھ سے دو کروڑ روپے ڈیوٹی دے کر آ رہی ہے، فیڈرل ڈیوٹی دے رہی ہے، ریگولیٹری ڈیوٹی دے رہی ہے۔ کیا تک بنتا ہے اُس پر لگژری ٹیکس لگانے کا، آپ اُس کو at source لے لیں میں بہر حال شکر گزار ہوں لیکن اس کو زیرو ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اگلا زیرو آور نوٹس بھی آپ کا ہے۔

جناب نذیر احمد چوہان: جناب چیئرمین ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں !

جناب نذیر احمد چوہان: جناب چیئرمین ! شیخ علاؤالدین جس لگژری ٹیکس کی بات کرتے ہیں میں تھوڑا سا ان کو remind کروانا چاہوں گا تو یہ یاد رکھیں یہ لگژری ٹیکس ان کی گورنمنٹ میں لگا تھا۔

جناب چیئرمین: اب اگلا زیرو آور نوٹس 19 / 41 بھی شیخ علاؤالدین کا ہے۔ آپ اسے پڑھیں۔

لاہور کے تمام انڈر پاسز پر پروٹیکشن بیریئر لگانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور میں تمام انڈر پاسز اور بلخصوص نہر کے دونوں اطراف انڈر پاسز سے آئے دن بڑے ٹریلر ٹکراتے ہیں قیمتی انسانی جانوں کے زیاں کے ساتھ ساتھ تمام پلوں کو شدید نقصان پہنچ چکا ہے ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز فوری لگنے چاہئیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیروآر نوٹس میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !جب سے یہ انڈر پاسز بنے ہیں میں یہ بات پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ان انڈرپاسز سے جتنے ٹریلر ٹکرائے ہیں minimum speed 80 kilometers بھی اگر رکھا جائے اور اُس کا weight سامنے رکھا جائے تو law of gravity کے تحت ان پلوں کو ناقابل تلافی نقصان اب تک پہنچ چکا ہے۔ خدا نہ کرے یہ کسی اور حادثہ کے سبب بن جائیں۔

جناب چیئرمین !میری حکومت سے گزارش ہے کہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز لگا دیئے جائیں جو پوری دنیا میں لگے ہوتے ہیں تو اس کے اوپر فوری طور پر کام ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین !اصل بات یہ ہے کہ انسانی جانیں بھی بہت ضروری ہیں اگر خدا نہ کرے ان پلوں کو کوئی ایسا نقصان پہنچا جو بظاہر ظاہر نہیں ہوا ہو اور اچانک کوئی bridge ہل گیا ہو خدا نہ کرے کوئی ایسی بات ہو گی تو بہت نقصان ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! شیخ علاؤالدین نے جو توجہ زیروآر نوٹس میں دلائی ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ بالکل اپنی جگہ پر ہے اس میں پہلے کئی حادثات پچھلے دو تین سال میں ہو چکے ہیں۔ یہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز کا کام ہم نے شروع کروادیا ہے، جیل روڈ انڈر پاس پر یہ کام مکمل ہو چکا

ہے ٹھوکر سے لے کر ہربنس پورہ تک باقی سات انڈر پاسز ہیں یہ امید ہے کہ جنوری کے آخر تک انشاءاللہ تمام انڈر پاسز کے اوپر یہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز پر کام مکمل ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں میاں محمودالرشید کا شکر گزار ہوں اور اب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت سے صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

کاٹن کی امپورٹ ڈیوٹی فری کرنے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ایک انتہائی alarming issue ہے جو کل اچانک سامنے آیا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کپاس کی import کو ڈیوٹی فری کرنے جارہی ہے مگر کل کسی وجہ سے اُس پر فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ہمارا کسان پہلے رُلا ہوا ہے اب آپ یہ دیکھیں کہ پانچ فیصد ڈیوٹی دینے کے بعد بھی کیونکہ اپٹا ایک بہت بڑا ادارہ ہے یہ اُن کی بات ہے۔ ہمارے اسمبلی میں وہ بھائی جو cotton growers areas سے آئے ہیں میرا خیال تھا وہ آج اس پر پوری بحث کریں گے لیکن یہ بحث شروع ہونی چاہئے اور فوری اُس پر عمل ہونا چاہئے کہ پانچ فیصد ڈیوٹی تین فیصد سیلز ٹیکس دینے کے بعد اگر یہ waiver ملے گا اور اگر یہ زیرو ہو گیا تو ہمارا grower رُل جائے گا 14 لاکھ بیل یا 15 لاکھ بیل کا جو ٹارگٹ تھا وہ اگر پورا نہ ہوا تو کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین! آپ بھی اس بات کو ضرور سمجھتے ہیں مجھے یقین ہے کہ cotton کی import کے لئے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ export ہو گی تو bill of lading کے تحت LC کھولا جائے۔ LC اگر آجائے، کھول دو لیکن قوم کو یہ کہنا کہ ہم اس کے against export کریں گے اور export کے بعد یہ کہنا کہ وہ جو مال آیا وہ پاکستان کے اندر ہی utilize ہو گیا۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے اگر ہمارے کسان کو کوئی فائدہ ہو بھی رہا ہے چلو اُس کو اتنی مار پڑ رہی ہے آپ آلو میں دیکھ لیں مار پڑ رہی ہے۔ Value added item جو چپس ہے وہاں بچت نہیں ہو رہی؟ یہاں بچت ہو رہی ہے تو اس پر آپ بحث کروائیں تا کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو زیرو پر نہ لائے۔

جناب چیئرمین! آج "ڈان" نیوز پیپر نے اس پر ہیڈنگ لگائی ہے کہ یہ زیرو پر جارہا ہے۔ جب یہ زیرو پر جائے گا تو ہمارا کسان رُل جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کسان کے گھر سے تو کپاس نکل گئی ہے اب ساہوکار کی آپس میں جنگ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !وہ کسان کپاس اسی لئے لگائے گا کہ اُس کو آگے potential rate اچھا ملے گا اگر وہ رُل گیا اُس کو پتا ہے سبزی میں کیا ہو رہا ہے، ذرا سی سبزی کا ریٹ بہتر ہوتا ہے انڈیا سے سبزی منگوالی جاتی ہے۔ ہمیں اپنے کسان کو protection دینی چاہئے یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے چاہے کوئی cotton growers areas سے آیا یا نہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! میں اس پر respond کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں یہ ساری پالیسز تو پچھلی گورنمنٹ کی بنائی ہوئی ہے شیخ علاؤالدین !جو facts ہیں اُن کے اوپر آئیں آپ پچھلی گورنمنٹ میں بھی یہاں کھڑے ہو کر جب آپ حزب اقتدار میں تھے آپ ہمیشہ اس طرح کی صحیح بات کرتے تھے اور ہم ہمیشہ آپ کا ساتھ دیتے تھے اور آپ کو ہمیشہ یہ کہا کہ معزز ممبر شیخ علاؤالدین ٹھیک بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین !اب میں یہ عرض کروں گا یہ کیوں ہوا اگر آج اتنے حالات خراب ہیں تو یہ جو سابقا حکمران جماعت کی تین شوگر ملیں تھیں۔Cotton growing areas کے اندر کاٹن کیوں نہیں اُگی کہ آپ نے شوگر ملوں کی shifting illegally کی جو سپریم کورٹ تک اب ثابت ہو گیا ہے کہ وہ غیر قانونی تھیں اور اُس کے اوپر یہ شریف خاندان مقدمات کا سامنا کر رہا ہے ان کی ملوں کو غیر قانونی طور پر cotton growing area کے اندر پالیسی کے الٹ اپنے ذاتی اور vested interest کی خاطر جب آپ وہاں پر لوگوں کو کہیں گے کہ آپ کاٹن نہ اُگائیں بلکہ گنا اُگائیں تو پھر یہی ہو گا جو ہوا ہے یعنی آپ اپنی غلطی کا اعتراف تو کریں جو ڈاکا کسان کے حق پر پچھلے

حکمرانوں نے ڈالا ہے آپ کہیں کہ وہ ڈاکا بھی ڈل گیا،وہ ثابت بھی ہو گیا اور ہر کورٹ نے کہا کہ یہ illegal ہے۔ ہمیں یہ تو بات کرنے دیں کہ اگر آج وہاں پر کسان رُل رہا ہے تو وہ اُس پالیسی کا سب سے بڑا دخل ہے۔

جناب چیئر مین!میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طرف balance of payment کا رونا ہے،ہم کہتے ہیں کہ ہماری ایکسپورٹ بڑھنی چاہئیں،میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ باقاعدہ ایگر یکلچر پر ایک دن discussion رکھیں اور یہاں پر ایوان میں debate ہو اور اس کے بعد جو نتیجہ سامنے آئے ہم اسے conclude کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجیں گے۔

جناب چیئر مین: جی،وزیر قانون نے ایگر یکلچر پر بحث رکھی ہے وہ کوئی ایک دن مقرر فرمائیں گے۔ جی،جناب محمد ارشد!آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئر مین!میں cotton grower کی حیثیت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ابھی جیسے فرمایا ہے کہ زمیندار کے گھر سے کپاس نکل گئی ہے،نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ابھی 25فیصد لوگوں کی کپاس پڑی ہے جو کہ فیکٹری والوں کے پاس چلی گئی لیکن وہ "مدُے " پر ہے اس کا ریٹ ابھی طے ہونا ہے۔

جناب چیئر مین!میری گزارش ہے کہ اس پر zero duty نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس پر duty لگنی چاہئے۔اگر اس سال زمیندار کو ریٹ نہ ملا تو اگلے سال کاٹن کاشت نہیں ہو گی،آپ جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں گنّا کی جو حالت وہاں پر ہو رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔اگر کاٹن پر zero duty لاگو ہو جاتی ہے اور ان کو ریٹ نہیں ملتا تو اگلے سال زمیندار کسی اور فصل کی طرف جائیں گے اور کپاس کاشت نہیں کریں گے۔کپاس ہمارے ملک کی ایک وائٹ گولڈ ہے خدا کے لئے اس کو بچائیں۔

جناب چیئر مین: جی،بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئر مین!میرا تعلق cotton growing area سے ہے اور بہاولنگر ڈسٹرکٹ سے ہے۔بہاولنگر ڈسٹرکٹ خصوصی طور ہارون آباد سے ہے فورٹ عباس کپاس کی مین منڈی ہے۔معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے جو ڈیوٹی کے حوالے سے بات کی ہے اس میں ہماری

کاٹن کاshort stapleہے اورmedium تک جاتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں ہماریhigh value product کے لئےlong fiber cotton چاہئے ہوتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ جوvalue added چیزیں ہیں لیکن اس میں جیسے معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے فرمایاہے کہ پھر وہی چیز ایکسپورٹ ہو، آپ اس پر ڈیوٹی فری کر دیں جس پر آپ نے کوئیvalue addition کر کے اس کو ایکسپورٹ کرنا ہے اس پر آپ ڈیوٹی لگا دیں لیکن جو میاں محمود الرشید نے وجہ بتائی ہے صرف وہ وجہ نہیں ہے۔ ہمارے اپنے علاقے میں کاٹن بہت کم ہوئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ shortage of waterہے۔ ہماری نہرہاکڑہ، صادقیہ اور4/R میں40 فیصد سے کم پانی تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، زراعت پر بحث رکھ رہے ہیں تو اس پر بات کر لیجئے گا۔ اپنےcomment کو please shortکریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں حوالہ دیناچاہتا ہوں کیونکہ کاٹن کا معاملہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری فصل90فیصد پچھلی دفعہ سے کم ہوئی ہے اور ہماراجو ٹارگٹ تھااس سے تو بہت زیادہ کم ہوئی ہے۔ ان کی وجوہات پر صرف بحث ہونی چاہئے کیونکہ ایگریکلچر تو بہت بڑاوسیع subjectہے لیکن کاٹن کی فصل میں جو کمی ہوئی ہے اس پرspecifically بحث کے لئے وقت رکھیں تاکہ اس کے سارے عوامل کوdiscuss کر سکیں۔

زیروآر نوٹس

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ اس میں ساری چیزیںconcludeہو جائیں گی۔ جی، اب اگلازیروآر نوٹس لیتے ہیں۔ جی، محترمہ حناپرویز بٹ!

محترمہ حناپرویز بٹ: جناب چیئرمین!first of all میں ایکpoint raise کرناچاہوں گی کہ میاں محمد نواز شریف کی کل جیل میں طبیعت خراب ہوئی اور انہوں نے درخواست کی کہ میرے فیملی ڈاکٹر آکر مجھے مل لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ زیروآر نوٹس کی طرف آئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب چیئرمین!صرف ایک خیال رکھیں کہ وہ ہمارے three times Prime Minister رہ چکے ہیں اور اگر ان کی اس طرح کی request ہے تو ہم لوگوں کو honour کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین!میرا پنجاب حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہم لوگوں کو اس طرح کی چھوٹی request honour کرنی چاہئے۔

He has been three time Prime Minister of the Country.

جناب چیئرمین: جی،اب آپ اپنا زیرو آر نوٹس پڑھیں۔

جی او آر۔II بہاولپور ہاؤس لاہور
میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کو مرمت کروانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ:جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ GOR-II بہاولپور ہاؤس لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ مکینوں کی صاف پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ہیں۔ان کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے پرائیویٹ کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔موجودہ حکومت جب سے قائم ہوئی یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ نامناسب maintenance کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔مکینوں کو صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی،اجازت ہے۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Chairman! Right to safe water is a basic human right and it is one of the things that has been declared. So, I think

اگر ہم دیکھیں تو

Mr Chairman! 21 million population of Pakistan does not have access to clean water. Pakistan ranked as the 9th number in the top ten

countries for the lowest access of water, Forty four percent of the population of this country does not have access to water

جناب چیئر مین! ہمارے رورل ایریا میں 90 percent of the population does not have access to clean water as we know تو حکومت نے اس پر اچھا stance show کیا کہ they have taken up the challenge of water. So I think اگر ہمارے country میں اور specially Punjab میں already installed water filtration plants. صرف اس وجہ سے بند ہیں کہ ان کی maintenance نہیں کی جارہی۔

جناب چیئر مین! مثلاً GOR-II واٹر فلٹریشن پلانٹ، All of the plants are not working اور ان کا ٹھیکہ پہلے پرائیویٹ کمپنی کو دیا گیا تھا لیکن جب سے ہماری نئی حکوت آئی ہے وہ ٹھیکہ renew نہیں کیا گیا تو I think ہمیں اس پر proper step لینا چاہئے۔ Because of not having safe water ہمارے دو لاکھ بچے ایسے ہیں جو ہر سال ڈائیریا سے مر جاتے ہیں۔ They died because of that So, I think this is a very good step the government should do that all the filtration plant جو already installed کئے گئے ہیں ان کی maintenance کے لئے proper step لئے جائیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئر مین! محترمہ نے GOR-II میں جو فلٹریشن پلانٹ کی بات کی ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے پلانٹ لگایا گیا تھا اور KSB کمپنی نے اس کو install کیا تھا۔ Presently ہم نے چند دن پہلے جا کر visit کیا تو یہ فلٹریشن پلانٹ بالکل ٹھیک حالت میں کام کر رہا ہے اور ان کو کسی نے غلط اطلاع کی ہے۔ اس کی latest update یہی ہے کہ یہ فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے اور صحیح کام کر رہا ہے لیکن overall انہوں نے پینے کے پانی کے حوالے سے جو توجہ دلائی ہے تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں پر یہ بات کہوں گا کہ میری اس بہن کی جو متعلقہ جماعت ہے پچھلے دس سال مسلسل سے اس کی حکومت تھی، یہاں پر صاف پانی کمپنی کے حوالے سے بڑے بڑے دعوے کئے گئے اور صاف

پانی کمپنی کا اربوں روپیہ ہر سال بجٹ رکھا جاتا تھا، بدقسمتی سے پورے پنجاب میں ایک بوند پانی کسی کو نہیں ملا اور اڑھائی ارب روپے کے اخراجات، ان کے دفاتر دیکھیں، میاں محمد شہباز شریف کے داماد کا پلازہ ابھی بنا نہیں ہے، ابھی وہ خلا اور فضا میں ہے اور صاف پانی کمپنی کے ساتھ اس کا ایک floor لاکھوں روپے ماہانہ کرایہ پر agreement ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میری بہن کی حکومت تھوڑی سی بھی توجہ دیتی تو آج پنجاب کے عوام بوند بوند پانی کو نہ ترس رہے ہوتے۔ اس پر بہت پروپیگنڈا کیا گیا، جو فلٹریشن پلانٹ لگے، پرائیویٹ سیکٹر میں same فلٹریشن پلانٹ 20 لاکھ روپے میں لگ رہا ہے اور آج بھی لگ رہا ہے۔ انہوں نے وہی پلانٹ، وہی مشینری، وہی کیل کانٹا، وہی پرزہ اور ہر چیز ایک کروڑ 20 لاکھ روپے میں لگائی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ اندازہ کریں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر این جی اوز کی طرف سے وہی فلٹریشن پلانٹ 20 لاکھ روپے میں لگ رہا ہے اور ہماری پچھلی حکومت نے وہ فلٹریشن پلانٹ ایک کروڑ 20 لاکھ روپے میں لگایا ہے اور اسی KSB کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا، اربوں روپے کے گھپلے ہیں۔ ہر سال بڑی بڑی باتیں کیں اور بڑے بڑے دعوے کئے، water brackish area میں بھی یہی مسئلہ ہے، ایک ایک فرد کی 14، 14 لاکھ روپے تنخواہ ہے، وہ سرکاری ملازم بھی ہے اور وہاں سے بھی ڈیڑھ دو لاکھ روپے لے رہا ہے۔ Fortuner گاڑیاں کسی منسٹر کو نہیں ملیں بلکہ صاف پانی کمپنی کے تمام لوگوں کو نئی Prado یا Fortuner گاڑیاں دی گئیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ حکمرانوں نے بے دردی کے ساتھ خزانہ لوٹا ہے۔

جناب چیئرمین! اب نیب نے یہ معاملہ take up کیا ہوا ہے لیکن میں ہاؤس میں کھڑا ہو کر یقین دلاتا ہوں کہ ہم بڑے serious ہیں، وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا قوم سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر ہم آب پاک اتھارٹی کے لئے آرڈیننس لا رہے ہیں اور proper legislation بھی کر رہے ہیں اور ہم نے اس بات کو چیلنج سمجھ کر قبول کیا ہے کہ انشاءاللہ اگلے پانچ سالوں میں پورے پنجاب میں ہر فرد کو پینے کا صاف پانی حکومت مہیا کرے گی صرف سیاست نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اب اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 44/2019 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے پوائنٹ آف آرڈر دے دیا جائے ورنہ میں کوئی اور بات point out کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ سے ہے۔ آپ کی نئی تبدیلی سرکار نے فیروزوالا میں بہت معجزات دکھانے شروع کر دیئے ہیں وہاں پر مردہ لوگ زندہ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ میں اسمبلی میں کھڑے ہو کر آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ وہاں پر اسسٹنٹ کمشنر ہمارا فون نہیں سنتے لیکن ان کی سربراہی میں ایسے ایسے لوگ جنہیں ہم بیس سال پہلے اپنے ہاتھوں سے دفن کر کے آئے وہ زندہ ہو گئے ہیں اور ان کی زمینیں ان لوگوں کے نام ٹرانسفر ہو رہی ہیں، نئے پاکستان میں یہ معجزہ زندہ ہو رہا ہے۔ عوام نے اسسٹنٹ کمشنر فیروزوالا کو زندہ پیر کہنا شروع کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک document وزیر قانون کو دیتا ہوں اگر اس میں میری بات سچ نہ ہو تو پھر ہم اسے زندہ پیر مان کر اس کا وہاں مزار بنائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ document وزیر قانون کو دے دیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 44/2019 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد اشرف رسول نے
وزیر قانون و پارلیمانی امور کو کاغذ دیا)

فتح گڑھ پل بند کرنے سے طالبات کو پریشانی کا سامنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ لاہور مال روڈ سے ہربنس پورہ تک نہر کے دونوں اطراف سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے یوٹرن بنا کر فتح گڑھ پل بند کر دیا گیا ہے۔ فتح گڑھ کے مقام پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جہاں پر مسلم آباد آبادی کی تقریباً ایک ہزار سے پندرہ سو طالبات زیر تعلیم ہیں جن کو سکول آنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔روزانہ ٹریفک کی وجہ سے طالبات حادثات کا شکار ہو رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! معزز ممبر محترمہ حنا پرویز بٹ نے ٹھیک مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم نے already اس مسئلے کو take up کیا ہے۔اس سے پہلے پیدل چلنے والوں کے لئے overhead bridge بنایا ہے اور اس خاص مقام پر آئندہ مالی سال میں ٹیپا اور ایل ڈی اے کی طرف سے اسے take up کیا ہے۔ انشاءاللہ آئندہ جون کے بجٹ میں جونہی مالی سال شروع ہو گا تو ہم یہ pedestrian overhead مکمل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! السلام علیکم! میں جنرل بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن سارے لوگ اٹھ کر چلے گئے ہیں میں چاہ رہی تھی کہ یہ بات سب کے علم میں ہونی چاہیئے۔ ہیلمٹ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا، مجھ سے پوچھا گیا کہ آگے والے بندے کے لئے تو ہیلمٹ ضروری ہے اور پیچھے بیٹھے مرد پر بھی ضروری ہے لیکن اگر پیچھے بیٹھنے والی خاتون ہو اور اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ موٹر سائیکل پر تین تین چار چار معصوم بچے بھی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کیا ان پر بھی ہیلمٹ لازمی ہے؟ مجھے اس کا جواب چاہیئے اور دوسرے لوگوں کے علم میں بھی آ جانا چاہیئے جنہیں اس کا پتا نہیں۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا سوال ہے کہ ایک ہفتہ پہلے مجھے ایک فون آیا کہ میں مسز اکرام ایم این اے بول رہی ہوں میں آپ کو پارلیمانی سیکرٹری لگانا چاہ رہی ہوں کیا آپ لگنا پسند کریں گی۔

جناب چیئرمین! میں نے کہا اچھا میں سوچ کر بتاؤں گی مجھے اس دن دس فون آئے تو میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے لیکن مجھے بتائیں کہ اس میں مجھے کیا کام کرنا ہو گا جو میرے پسند کے مطابق ہو میں نے کہا کہ میں نے بطور سوشل ورکر کام کرنا ہے چونکہ میں گلاب دیوی ہسپتال اور کچھ دوسرے ہسپتالوں کی بھی ایگزیکٹو ہوں اپنے کلب کی بھی ایگزیکٹو ہوں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ اور چائلڈ پروٹیکشن کا ہو گا لیکن آپ چار ممبر رکھیں میں نے اپنی دوستوں سے بات کی اور ان کے نام اور ٹیلیفون نمبر دے دیئے اور ساتھ ہی ان سے کہا میں آپ کو فون نمبر دے رہی ہوں آپ ان سے ڈائریکٹ بات کر لیں تو زیادہ اچھی بات ہے لیکن کیا آپ انہیں تنخواہ دیں گی؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں جی ہم تنخواہ دیں گے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے ان سے بات کی اور پھر مجھ سے دو تین دفعہ بات کی کہ جوان لڑکیاں ہونی چاہئیں تب میرے کان کھڑے ہو گئے کہ جوان لڑکیوں کا کیا مطلب ہے۔ ہمارا مطلب تو کام کرنا ہے میں بائیس سال سے کام کر رہی ہوں ہم سے تو کبھی کسی نے جوانی کے بارے میں نہیں پوچھا کہ جوان ہو یا کون ہو۔

جناب چیئرمین! اس نے یہ بھی کہا کہ one to one مردوں کے ساتھ بات کرنا ہو گی اور ان کے ساتھ جانا بھی ہو گا اور انہیں پونے دو لاکھ تنخواہ کے علاوہ گاڑی، ڈرائیور اور دیگر تمام سہولتیں دی جائیں گی۔ وہ پولیس کی گاڑی میں میرے گھر آئے میری دوستوں کے گھروں میں بھی گئے ان کی گاڑی پر پولیس کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! اس پر ایکشن لینا چاہئے کہ یہ عورت ہمیں کیوں گمراہ کر رہی ہے۔ میں نے اسلام آباد میں فون کیا، ڈاکٹر نوشین حامد کو فون کیا اور بھی کئی لوگوں کو فون کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ عورت فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! کل بھی محترمہ نے مجھ سے بات کی تھی اور میں نے ان کی خدمت میں یہی گزارش کی تھی کہ یہ کوئی obnoxious call تھی جو کسی نے ان کو کی لیکن اس کا کوئی وجود نہیں تھا میں نے کل بھی ان سے عرض کیا تھا کہ اسے

seriousنہ لیں کسی نے آپ کو غلط call کی ہے لیکن انہوں نے مجھے ایک موبائل نمبر دیا کہ اس نمبر سے مجھے call آئی تھی میں نے وہ متعلقہ علاقے کے ڈی ایس پی کو بھیجا ہے لیکن I am sure کہ وہ ایک obnoxious call تھی اور اس کا کوئی background نہیں تھا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس طرح کی سیریل چل رہی ہے کہ ایک ہی نمبر سے مختلف نام سے خاتون فون کرتی ہے اور خواتین کے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے اس بات کو پارٹی کے اندر بھی highlight کیا تھا۔ وہ ایک نمبر سے سب کو calls کرتی ہیں، اس پر تو سائبر کرائم کے حوالے سے ایکشن ہونا چاہئے تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سے personally discuss کر لوں گی لیکن یہ واقعات کسی ایک خاتون کے ساتھ نہیں ہو رہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! اسلام علیکم! جناب چیئرمین! میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف سب کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میرے ہمسائے میں ایک سترہ سال کے لائق بچے نے پرسوں پڑھائی کے پریشر سے خودکشی کر لی ہے۔ مختلف اداروں سے ایسے اور واقعات بھی آ رہے ہیں چونکہ بچوں پر بہت زیادہ پریشر دیا جا رہا ہے جس وجہ سے بچے خودکشیاں کر رہے ہیں میں ایوان کی توجہ دلاؤں گی کہ اس بارے میں کچھ نوٹس لیا جائے۔

MR CHAIRMAN: Thank you very much. The House is adjourned to meet on Thursday 10th January 2019 at 11:00 a.m.